نسوانی بال اور اُن کی آرائش



www.KitaboSunnat.com

اُمِّ عبدِ مُنیب

مشربہ علم و حکمت
0321-4609092
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یامادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

نسوانی بال اور اُن کی آرائش

اُمِّ عبدِ مُنیب

www.KitaboSunnat.com

مشربہ علم و حکمت
0321-4609092
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمیع الحقوق محفوظۃ

نام کتاب	نسوانی بال اُن کی آرائش
اہتمام	محمد عبد منیب
ناشر	مشربہ علم وحکمت
اشاعت اول	صفر المظفر ۱۴۲۷ھ
اشاعت دوم	ذی القعدہ ۱۴۲۹ھ
قیمت	40:00

ناشر: مشربہ علم وحکمت (دار الشکر)

ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان 0321-4609092 0300-4270553

ڈسٹری بیوٹر: دار الکتب السّلفیہ

(4 شیش محل روڈ لاہور۔ پاکستان 54000) Ph:092-042-7237184

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سخن وضاحت

اللہ تعالیٰ نے جتنی مخلوقات پیدا کی ہیں ان میں سے انسان کی شکل وصورت کو بہتر، احسن اور خوب صورت ڈیل ڈول عطا کی۔ ارشاد ہے:

﴿وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ﴾ (٩٥:٤)

''اور تحقیق ہم نے انسان کو بہترین انداز سے پیدا کیا ہے۔''

اس نے انسان کو مناسب اعضاء عطا کیے۔ ان سب اعضاء کا کوئی نہ کوئی وظیفہ انسانی بدن میں مقرر کیا۔

جب انسان پیدا ہوتا ہے تو اس کے سر، بھنوؤں اور پلکوں کے بال موجود ہوتے ہیں۔ تمام جسم پر ہلکے ہلکے نرم نرم روئیں نظر آتے ہیں۔ سر کے بال ساتویں دن منڈوا دینے کا حکم ہے چاہے لڑکا ہو یا لڑکی لیکن یہ کٹانے یا منڈوانے کے باوجود بڑھتے رہتے ہیں۔ زیر ناف، بغل، مونچھ اور داڑھی کے بال جوانی کی آمد پر نمودار ہوتے ہیں اور ساری عمر صاف کرنے، مونڈنے یا کاٹنے کے باوجود بڑھتے رہتے ہیں۔

عورت کی فطرت میں آرائش، اس کے بعد نمائش اور نمائش کے بعد ستائش وصول کرنے کا جذبہ رکھ دیا گیا ہے۔ چنانچہ زمانہ قدیم ہی سے خواتین بنتی سنورتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چلی آ رہی ہیں۔ شریعت اسلامیہ نے بھی خواتین کو ان کا یہ فطری حق عطا کیا ہے لیکن چند حدود و قیود کے ساتھ، تا کہ بے جا بننے سنورنے کا جذبہ معاشرے اور خود اس عورت کے لیے فتنہ کا باعث نہ بن سکے۔

زیر نظر سطور میں خواتین کے بالوں کے بارے میں شرعی آداب و احکام کو واضح کیا گیا ہے۔ راقمہ کا مقصدِ تحریر اس کی ہر تحریر کی طرح اپنی مسلمان بہنوں کو بالوں کی آرائش کے سلسلے میں تقویٰ، خوفِ آخرت اور پرسشِ نعمت جیسے اہم امور کی طرف توجہ دلانا ہے لہٰذا جہاں جس عالمِ دین کا فتویٰ نقل کیا گیا ہے اسے فتویٰ سمجھیں اور جہاں راقمہ نے، سادگی اور تقویٰ کی طرف توجہ مبذول کرانے کے لیے اظہارِ خیال کیا ہے، اسے صرف ایک رائے سمجھا جائے، اس پر فتویٰ کا گمان نہ کیا جائے۔

اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَ مَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ.

اُمِ عبدِ منیب: محرم: ۱۴۲۲

اشاعتِ دوم:

اس کتاب کی دوسری اشاعت میں بہت سی تبدیلیاں کر کے اسے آسان کرنے کی کوشش کی ہے جہاں تک موقف کا تعلق ہے وہ اس اشاعت میں بھی وہی ہے جو پہلی اشاعت میں تھا، اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔

اُمِ عبدِ منیب: ذی قعد: ۱۴۲۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سر کے بالوں کی آرائش

سر کے بال دھونا:

نظافت انسانی شرف کا ایک اہم حصہ ہے چنانچہ اسلام میں نظافت کا ایک فطری اور ہر شخص کے لیے لازمی نظام قائم کر دیا گیا ہے اور جب تک طہارت مکمل نہ ہو کوئی بھی جسمانی عبادت ادا نہیں کی جا سکتی۔ دن میں پانچ بار وضو اور ناپاکی کے بعد غسل کرنا، نیز جمعہ وعیدین اور اپنے معمولات میں روزانہ غسل کرنا ایک مسنون اور پسندیدہ امر ہے۔ بال کسی بھی چیز سے دھوئے جائیں کوئی پابندی نہیں، صابن، شیمپو یا کوئی بھی چیز بالوں کو صاف کرنے والی استعمال کی جا سکتی ہے۔ ناپاکی سے پاک ہونے کے لیے جو غسل کیا جاتا ہے اس میں پورے جسم پر بالوں کی جڑوں سمیت پانی پہنچانا فرض ہے۔ جب کہ عام غسل میں اگر بال نہ دھوئیں یا کوئی جگہ خشک بھی رہ جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(غسل کے لیے دیکھیے ''بدنی طہارت کے مسائل'')

تیل لگانا:

www.KitaboSunnat.com

نبی اکرم ﷺ اپنے بالوں کو بہ کثرت تیل لگایا کرتے تھے۔ (مختصر شمائل المحمدیہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ماجاء فی ترجل رسول اللہ ﷺ بہ تحقیق مولانا ثناء اللہ مدنی۔ الاعتصام، جلد ۵۲، ۲۷ شعبان ۱۴۲۱ھ)

تیل لگانے سے بال گھنے ہوتے ہیں، ان کا رنگ دیر تک کالا رہتا ہے، کنگھی کرنے میں دشواری پیش نہیں آتی۔ بال بکھرتے اور ٹوٹتے نہیں۔ بال لمبے ہوتے ہیں۔ خشکی اور سکری پیدا نہیں ہوتی۔ دماغ تر وتازہ رہتا ہے۔ بینائی تیز ہوتی ہے۔ قوتِ سماعت کو جلا ملتی ہے۔ نیز بال جسم کا ایک حصہ ہیں، جس طرح جسم کے دیگر اعضاء کی حفاظت ونگہداشت کرنا نفس کے حقوق میں شامل ہے۔ اسی طرح بالوں کی حفاظت اوران کی صفائی، اور مناسب آرائش کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔ سر کے بالوں کو کوئی بھی تیل لگائیں یا لوشن، یا نہ لگائیں اس کی شریعت نے کوئی ہدایت نہیں دی۔

سر کی مانگ یا (چیر) نکالنا:

مانگ (چیر) نکالنے میں سنت یہ ہے کہ وہ سر کے درمیان سے ہو سر کے اگلے حصہ سے سر کے بالائی حصہ تک بالوں کو دو حصوں میں بانٹ دیا جائے۔ سر کے ایک جانب سے مانگ (چیر) نکالنا مشروع نہیں ہے اور ممکن ہے کہ اس میں غیر مسلموں کی مشابہت بھی ہو۔

(فتاویٰ برائے خواتینِ اسلام ص ۲۶۲ مطبوعہ دارالکتاب والسنہ لاہور)

غیروں کی نقالی میں سر کے بالوں کا الٹا چیر (مانگ) نکالنا سخت ممنوع ہے۔ حکم ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ".

جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے وہ انہی میں شمار ہوتا ہے۔

(فتویٰ محترم ثناء اللہ مدنی ہفت روزہ "الاعتصام" ۲۳ جمادی الثانیہ ۱۴۱۶ھ)

چوٹیاں گوندھنا:

اسلام نے عورت کے لیے سر کے بالوں کا بڑھانا پسند کیا ہے اور مرد کے لیے تراشنا۔ بالوں کو سنوارنے کے طریقے ہر علاقے اور ہر دور میں مختلف رہے ہیں۔ احادیث سے پتا چلتا ہے کہ عورت کا سر کے بالوں کی چوٹیاں گوندھنا ایک درست عمل ہے۔ چنانچہ جب ﷺ کی بیٹی زینب رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی تو آپؐ نے غسل دینے والی خواتین کو غسل دینے کا طریقہ بتایا اور فرمایا:

اَغْسِلْنَهَا ثَلاثَةً اَوْ خَمْسًا اَوْسَبْعًا وَاجْعَلْنَ لَهَا ثَلاثَةَ قُرُوْنٍ.

"اسے تین مرتبہ، یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ غسل دو اور سر کے بالوں کی تین چوٹیاں بنا دو"۔ (صحیح ابن حبان، صحیح بخاری، باب فی جعل شعر المراۃ ثلاثۃ قرون)

چوٹیاں تین سے کم یا زیادہ بھی ہو سکتی ہیں۔ بالوں کو یک جا کر کے ایک چوٹی یا دو چوٹیاں گوندھنا اور اس کو پشت کی طرف لٹکانا خواہ وہ گوندھا ہو یا کھلا ہو، ایسا کرنے میں کوئی ہرج نہیں ہے بشرطیکہ اسے ایسے لوگوں کی نظروں سے چھپا کر رکھا جائے، جن کے لیے اس کا دیکھنا جائز نہیں۔ (فتاویٰ برائے خواتین اسلام، ص ۶۶۵)

اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ میں اپنے سر کے بالوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی چوٹی کو مضبوط باندھتی ہوں، کیا غسلِ جنابت و حیض میں بالوں کو کھول کر دھوؤں؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

''تمھارے لیے سر پر تین لپ پانی ڈالنا کافی ہے پھر بقیہ جسم پر پانی بہاؤ اور پاک ہو جاؤ،،۔ (صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ)

معلوم ہوا کہ عہدِ رسالت میں عورتیں سر کے بال گوندھا کرتی اور مینڈھیاں یا چوٹیاں بنایا کرتی تھیں اور بالوں کو سلیقے سے سنوارنے کا یہ ایک اچھا طریقہ ہے۔ بال گندھے یا بندھے ہوئے ہونے سے نہ تو کام کاج کے دوران بکھر کر سامنے کی طرف آتے ہیں اور نہ ہی ٹوٹ کر کھانے پینے کی اشیاء میں گرتے ہیں۔ بال گوندھنے سے ان میں جوئیں اور گندگی نسبتاً کم پڑتی ہے۔ اگر بالوں کو چوٹیاں باندھنے کی بجائے کھلا چھوڑ دیا جائے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ بشرطیکہ انھیں خاوند کے علاوہ کسی اور مرد کی نظر پڑنے سے بچایا جائے۔

بالوں پر کوئی زیور یا پھول ٹانکنا:

عورت اپنے بالوں پر سونے، چاندی یا کسی اور دھات وغیرہ سے بنے مختلف زیور یا کپڑے، اور پلاسٹک کے پھول یا اصلی پھول جہاں چاہے اور جس طرح چاہے لگا اور ٹکا سکتی ہے۔ شرط صرف یہ ہے کہ اس کی یہ تمام آرائش صرف خاوند کے لیے ہو اور نامحرم افراد سے اس تمام زینت کو چھپایا جائے۔ عورت ایسی تمام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیزوں میں یہ خیال رکھے گی کہ جب وہ گھر سے باہر جا رہی ہے تو برقعہ یا چادر اوڑھنے کی صورت میں ان پھولوں یا زیورات سے سر کے اوپر، دائیں بائیں گدی یا پیٹھ پر کوئی ابھار نمایاں نہ ہو، اگر ایسا ہے تو وہ اس زیور یا پھول کو اتار کر باہر نکلے گی۔

سر پر ابھار، جوڑا یا پف بنانا:

خواتین کا سر کے بال اس طرح بنانا کہ سر پر کوئی ابھار بن جائے رسول اللہ ﷺ نے اس پر سخت وعید کی ہے۔ فرمایا:

''دو قسم کے جہنمیوں کو میں نے ابھی تک نہیں دیکھا، ایک وہ قوم جن کے ساتھ گائے کی دموں کے مانند کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو ماریں گے اور دوسری قسم ان عورتوں کی ہے جو کپڑے پہن کر بھی ننگی نظر آئیں گی (مائلات) مائل کرنے والی اور (ممیلات) مائل ہونے والی ہوں گی،، ان کے سر بختی (دو کوہانوں والی) دبلی پتلی اونٹنیوں کی مانند ہوں گے، وہ جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ ہی اس کی خوش بو پائیں گی جب کہ اس کی خوشبو اتنی اتنی مسافت سے سونگھ لی جائے گی۔

مَائِلَاتٌ (مائل کرنے والیاں) مُمِیْلَاتٌ (مائل ہونے والیاں) کی علماء نے یہ تشریح کی ہے کہ وہ مائل ہونے والے بال سنواریں گی جس طرح فاحشہ عورتیں اپنے بالوں میں کنگھا کر کے بال سنوارتی ہیں اور اسی طرح دوسری عورتوں کے بالوں میں بھی کنگھی کریں گی، جس سے ان کے بال بڑے اور اٹھے ہوئے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہلتے ڈولتے نظر آئیں گے۔ (فتاویٰ برائے خواتین، اسلام ص ۶۵۸)

حدیث میں رَؤُسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ (ان کے سر بختی اونٹ کی کوہان کی طرح ہوں گے) کے الفاظ آئے ہیں۔ اونٹ کی چال پر غور کریں تو مندرجہ ذیل صورتیں سامنے آتی ہیں۔

☆ پیر اٹھاتے ہوئے جسم کا دائیں بائیں ڈولنا اور بہت زیادہ جھکنا

☆ کوہان کا چلتے ہوئے ہلنا

☆ چال میں بے ڈھنگا پن پایا جانا

☆ قد کا بہت لمبا محسوس ہونا۔

سر پر پف، ابھار، جوڑا یا چٹیا بنانے یا اس قسم کے کلپ اور پونیاں باندھنے اور پیشانی پر یا سامنے گردن کی طرف کاٹ کر یا بغیر کاٹے بال چھوڑنے سے چلتے ہوئے عورت کی ہیئت بختی اونٹنی جیسی ہو جاتی ہے۔ حدیث سے مندرجہ ذیل باتوں کا پتا چلتا ہے:

☆ بالوں کو کلپ، پونی، ربن یا کسی اور چیز سے سر کے اوپر یا دائیں بائیں اس طرح اکٹھا کرنا کہ ابھار بن جائے درست نہیں۔ (شیخ صالح الفوزان)

☆ بالوں کو سر کے گرد اس طرح لپیٹنا کہ مرد کے عمامہ کی طرح ہو جائے مردوں سے مشابہت کی وجہ سے ناجائز ہے۔ (فتاویٰ برائے خواتین اسلام ص: ۶۶۵)

☆ سر کے اوپر سے لے کر ان کو گدی کی طرف ایک ساتھ لپیٹنا یا سر کے اوپر گچھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنانا فرنگی عورتوں کی مشابہت کی وجہ سے ناجائز ہے۔

(الشیخ محمد بن ابراہیم، فتاویٰ برائے خواتینِ اسلام ص: ٦٥٧)

☆ اگر کلپ، پونی، ربن، پن وغیرہ اتنا بڑا ہے کہ سر پر ابھار بن جاتا ہے تو اس کا استعمال بھی درست نہیں۔

☆ اگر کلپ، پونی، ربن، پن وغیرہ سے ابھار نہیں بنتا تو پھر درست ہے۔ بلکہ بال باندھنے کے لیے یہ عورتوں کی ضرورت ہے۔

☆ ابنِ عثیمین کہتے ہیں کہ اگر گدی پر ابھار بن جائے تو درست ہے لیکن گھر سے باہر جاتے ہوئے برقع یا چادر میں سے نمایاں ہو تو بے پردگی کی وجہ سے جائز نہیں۔

(فتاویٰ برائے خواتینِ اسلام ص: ٦٦٠)

☆ پف بنانا یا پُھل چڑیاں نکالنا بھی اس کی ایک شکل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے آج سے چودہ سو سال قبل جو ارشاد فرمایا تھا وہ آج بھی صداقت کے ساتھ موجود ہے۔ ہمارے دیہات میں جو عورتیں پف بناتی اور پُھل چڑیاں نکالتی تھیں، انھیں فاحشہ عورت سمجھا جاتا تھا۔ شرفاء اپنی بیٹیوں کو پف بنانے اور پُھل چڑیاں نکال کر ان فاحشہ عورتوں کی تقلید کرنے سے سختی سے منع کیا کرتے تھے۔

تصویر یا آلاتِ موسیقی کی شکل والے کلپ:

اگر کلپ، پونیاں وغیرہ آلاتِ موسیقی یا جانداروں کی شکل پر ہوں تو ان کا استعمال کرنا درست نہیں، کیونکہ جہاں تصویر ہو وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مسلم، کتاب اللباس) اورلہوولعب کے آلات کوتوڑ دینے کا حکم ہے۔

موسیقی کے آلات کی ترویج میں ان کے استعمال کی دعوت اور یاددہانی پائی جاتی ہے۔ (الشیخ صالح الفوزان، فتاویٰ برائے خواتین اسلام ص:٢٦٦)

کام کاج کے وقت عارضی جوڑا بنانا:

یادرہے کہ عورتیں گرمی کی وجہ سے سر پر جو عارضی جُوڑا بناتی ہیں گندھے ہوئے یا کھلے بالوں کا وہ اس میں شامل نہیں کیونکہ وہ گھر کے اندر کام کاج کے دوران بنایا جاتا ہے۔ زینت اختیار کرنا اس کا مقصد نہیں ہوتا۔ البتہ اس عارضی جُوڑے کے ساتھ باہر نکلنا درست نہیں ہے۔

جُوڑے کے ساتھ نماز نہیں ہوتی:

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن حارث کو دیکھا جو نماز پڑھ رہے تھے اوران کے سر کے بال پیچھے کی طرف بندھے ہوئے تھے۔ آپ نے ان کے بال کھول دیے۔ بعد میں انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا! آپ میرے سر کے بال کیوں کھول رہے تھے؟ انہوں نے جواب دیا:

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نماز میں بالوں کا پیچھے کی طرف باندھنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی اپنے بازوؤں کو پیچھے باندھ کر نماز پڑھے۔

(مسلم، ۴۹۲۔ احمد۔ ابوداؤد: ۶۴۷)

صحیح مسلم میں الفاظ ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اِنَّمَا مِثْلُ هٰذَا مِثْلُ الَّذِیْ مَكْتُوْفٌ''.

علامہ وحید الزماں نے اس کا ترجمہ کیا ہے کہ یعنی بالوں کو پیچھے باندھنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی بغیر ستر کے نماز پڑھے۔''

امام نووی اس کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ نماز میں سر پر بالوں کو جوڑے کی طرح باندھنا باتفاق علماء مکروہ ہے۔

ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حسن بن علی کو بالوں کا جوڑا باندھ کر نماز پڑھتے دیکھا تو ان کے بال کھول دیئے یا اس طرح کرنے سے منع کیا اور کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے کہ کوئی بالوں کا جوڑا باندھ کر نماز پڑھے۔

(ابن ماجہ:۱۰۴۲ـ مسند احمد:۶/۳۹۱ـ ابوداؤد:۶۴۲)

نماز میں بالوں کے سروں کو اوپر کی طرف موڑ کر بھی نہیں باندھنا چاہیے بلکہ بال کھلے ہوں یا مینڈھیاں گندھی ہوئی، بہر صورت ان کا رخ کمر کی طرف ہونا چاہیے نہ کہ واپس سر کی طرف یا سر کے اردگرد۔ دورِ حاضر میں بال بنانے کے بہت سے طریقے ایسے ہیں جن میں سر کے بالوں کا رخ سر کی جانب موڑ دیا جاتا ہے۔ لہٰذا نماز میں انہیں نیچے کی جانب کر دینا چاہیے۔

www.KitaboSunnat.com

❀❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سر کے بال کٹوانا

ہر بچے کے سر پر بال پیدائشی موجود ہوتے ہیں، انہیں منڈوا دینے کے بعد یہ دوبارہ اُگ آتے ہیں اور تمام عمر گرتے، اُگتے، اور ایک خاص حد تک کٹوانے یا منڈوانے کے باوجود بڑھتے رہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے جب حسن رضی اللہ عنہ کی پیدائش ہوئی تو فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

''اے فاطمہ رضی اللہ عنہا! اس کے سر کے بال منڈوا دو اور اس کے برابر چاندی صدقہ کردے''۔ (سنن ترمذی، کتاب الاضاحی: ۱۵۱۹)

ہر معاشرے میں مرد سر کے بال کٹواتے یا منڈواتے رہے ہیں ان کے برعکس خواتین اپنے بال لمبے کرتی اور انہیں مختلف انداز میں سنوارتی بھی ہیں۔

خواتین کے بال کٹوانے کا رواج یورپ سے شروع ہوا۔ یورپ میں خواتین کی حیثیت ایک بھیڑ یا بکری سے بھی کم تھی اور اسے گناہ کا سرچشمہ سمجھا جاتا تھا۔ نیز اسے تمام انسانی حقوق سے بھی محروم رکھا جاتا۔ جب یورپ میں اسلام آیا۔ انہوں نے اسلام میں عورت کی عزت، وقار اور حیثیت کو دیکھا تو یورپی خواتین میں بھی اپنے حقوق کا شعور بیدار ہوا۔ اسی اثناء میں صنعتی انقلاب نے یورپ کی تہذیب کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یک سر بدل دیا۔خواتین نے مردوں کی طرح گھر سے باہر قدم رکھا اور معاشی سرگرمیوں میں حصہ لینا شروع کیا، انہوں نے اپنی حیثیت (اپنے زعم میں) مردوں کے برابر منوانا چاہی، انہوں نے خود کو مرد کا ہم پلہ ثابت کرنے کے لیے عورتوں کی مخصوص عادتوں اوران رسم ورواج کو بھی ترک کر دیا جو مرد اور عورت میں کسی قسم کے فرق کو ظاہر کرتے تھے۔جن میں سے ایک رواج یہ بھی تھا کہ انہوں نے مردوں کی طرح اپنے بال بنانا شروع کر دیے۔

گزشتہ دو صدیوں میں یورپ ایک فاتح اور جابر و قاہر قوم کی حیثیت سے مختلف ممالک میں پہنچا، اس نے اپنے طرزِ زندگی کو برتر ثابت کرنے اور لوگوں کو اسلام سے برگشتہ کرنے کا ہر حربہ آزمایا۔جس میں سے ایک یہ بھی تھا کہ اپنی خواتین کے ذریعے مسلمان خواتین کو اسلامی رسم و رواج سے متنفر کر دیا جائے۔ جس کا نتیجہ بے پردگی، بے حیائی، ملازمتوں کے حصول، شرعی عائلی قوانین سے نفرت، ماں باپ سے بغاوت اور مردانہ عادات کو اپنانے کی صورت میں ظاہر ہوا اور یہ عمل تا حال جاری ہے۔چنانچہ مسلمان خواتین نے یورپی عورتوں کی تقلید میں بال کٹوانا شروع کر دیے۔

یورپی عورتوں کے بال کٹوانے کے فیشن کو اپنانے سے قبل برصغیر کی مسلمان خواتین میں مشہور تھا کہ عورت کے لیے اپنے جسم کے کسی بھی حصے کے بال دور کرنے کے لیے لوہے (سے بنے کسی آلے) کا استعمال ممنوع ہے۔

جب خواتین میں بال کٹانے کا رواج شروع ہوا اور بڑھتا ہی چلا گیا تو بال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کٹانے کے حامی لوگوں نے احادیث کے ذخیرے کو کھنگالنا شروع کیا اور جس حدیث میں انہیں اپنے جدید فیشن کی تائید میں کوئی اشارہ ملا اسے عوام میں پھیلا دیا۔ بعض علماء نے عورت کے بال کٹوانے کو سختی سے ممنوع قرار دیا اور بعض نے اس مسئلے میں لچک پیدا کرلی اور بال کٹوانے کے جواز کا فتویٰ دے دیا۔

اس وقت ہمارے معاشرے میں بال کٹوانے کا فیشن عام ہوگیا ہے۔ یہ فیشن اپنے ساتھ بیوٹی پارلر کا وجود، نمائشِ زیب وزینت اور مردانہ انداز کے ہیئر اسٹائل کو بھی رواج دینے کا باعث بنا ہے۔

سر کے بال منڈوانے کی ممانعت:

"عورتوں کے سر کے بالوں کا مونڈنا جائز نہیں۔ امام نسائی نے اپنی سنن میں، امام بزار نے اپنی مسند میں عثمان رضی اللہ عنہ سے اور ابن جریر طبری نے عکرمہ رضی اللہ عنہ سے سنداً روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو اپنے سر کے بال کٹوانے سے منع کیا ہے۔

اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہی وارد ہو تو وہ حرمت پر دلالت کرتی ہے جب تک کہ دلیل معارض نہ آجائے"۔ (فتاویٰ برائے خواتینِ اسلام، ص ۱۵۸)

عورت کے بال کٹانے میں مندرجہ ذیل غیر شرعی امور کا ارتکاب پایا جاتا ہے۔

مردوں سے مشابہت:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَعَنَ اللّٰہُ الْمُتَشَبِّھِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَ الْمُتَشَبِّھَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ. (بخاری ، کتاب اللباس : ۵۸۸۵)

''اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں اور ان مردوں پر لعنت کی جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں''۔

الشیخ عبداللہ الفوزان ایک فتویٰ میں فرماتے ہیں: لعنت اس عمل کے گناہ کبیرہ ہونے کی دلیل ہے۔ (فتاویٰ برائے خواتینِ اسلام ،ص ۶۵۵)

محمد مہدی استنبولی لکھتے ہیں: جو عورتیں مردوں کی دیکھا دیکھی اپنے بالوں کو چھوٹا کراتی ہیں مذکورہ بالا روایت کی رو سے ان کے اس عمل کی حرمت (حرام ہونا) معلوم ہوتی ہے۔ (تحفۃ العروس)

مولانا محمود احمد میر پوری لکھتے ہیں: بعض عورتیں بالوں کا اسٹائل مردوں کی طرح بنالیتی ہیں۔ بعض اوقات مرد اور عورت میں پہچان مشکل ہو جاتی ہے۔ رسولِ کریم ﷺ نے اس روش سے منع فرمایا ہے۔ (فتاویٰ صراطِ مستقیم ،ص ۴۵۴ نیز دیکھیے: در مختار...... ابن عابدین شامی...... المحلیٰ از ابن حزم...... اسلامی صورت مولانا عبدالسلام بستوی...... مسلم خاندان اور جدید عصری تقاضے از کوثر نیازی...... مولانا ثناء اللہ مدنی ''الاعتصام میں مطبوعہ فتویٰ...... الشیخ محمد بن ابراہیم مفتی اعظم سعودی عرب ،فتاویٰ برائے خواتینِ اسلام ،ص ۶۵۹)

ملا علی قاری حنفی مشکوٰۃ کی شرح مرقات میں...... لکھتے ہیں:

''جس طرح مردوں کی داڑھی خوب صورتی اور اسلام کی نشانی ہے اسی طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورتوں کے لیے چوٹی گوندھنا حسن وزیبائی اوراس کے اسلام کی علامت ہے"۔

(فتاویٰ برائے خواتین، اسلام ص ۶۵۹۔ تحفہ خواتین ص ۷۰۶)

غیر مسلموں سے مشابہت:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ". (سنن ابی داود: ۴۰۳۱)

"جس نے کس قوم کی مشابہت اختیار کی وہ اسی میں سے ہے"۔

دورِ حاضر میں مردوں نے عورتوں جیسے بال رکھے ہوئے ہیں اور عورتوں نے مردوں جیسے لہٰذا مردوں سے مشابہت سے بچنے کا طریقہ یہی ہے کہ عورت اپنے بالوں کی چٹیا گوندھے اور بالوں کو جہاں تک بڑھتے ہیں، بڑھنے دے۔ نیز فرمایا:

مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا فَلَيْسَ مِنَّا فَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ وَلَا النَّصَارىٰ .

"غیر (قوم) کی مشابہت کرنے والا ہم میں سے نہیں ، نہ یہودیوں کی مشابہت کرو نہ نصاریٰ کی ۔" (صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ، ح: ۵۴۳۴، صحیح الترغیب والترہیب، ح: ۲۷۲۳، السلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: ۲۱۹۴)

لہٰذا مسلم عورت کا اس انداز میں بال کٹوانا جس انداز میں کافر ومشرک عورتوں کے بال کٹے ہوتے ہیں، جائز نہیں ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب کافروں کا رواج مسلمانوں میں عام ہو جائے تو پھر یہ کافروں کی مشابہت نہیں رہتی ۔ یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے، اس خیال کے تحت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو کافروں کا ہر رواج اور رسم مسلمانوں میں عام کر کے اسے جائز سمجھ لیا جائے گا اور مسلمان معاشرہ کافروں کے معاشرے جیسا ہی نظر آنے لگے گا۔ دورِ حاضر میں کافروں کی اس قدر نقالی کی جارہی ہے کہ واقعی اب مسلمان تہذیب پر کافروں کی تہذیب کا گمان ہوتا ہے۔ فتاویٰ برائے خواتین میں لکھا ہے:

''جب مسلمان عورت بالوں کی کٹائی کافرہ اور فاسقہ عورتوں کی مشابہت کی بنا پر کرے تو اس کی حرمت (حرام ہونے) میں کوئی شک نہیں اگرچہ ایسا عمل مسلمانوں میں عام طور پر رائج ہو جائے کیونکہ جب تک اس کی اصل بنیاد مشابہت ہے وہ حرام ہے اور اس کا رواج اور چلن اسے مباح نہیں کر سکتا''۔ (فتاویٰ برائے خواتینِ اسلام ص: ۱۵۵ نیز دیکھئے فتویٰ حافظ صلاح الدین یوسف، مطبوعہ الاعتصام ۸ ستمبر ۱۹۸۹ء۔ المراۃ المسلمہ علامہ البانی۔ تحفہ خواتین مولنا عاشق الٰہی بلند شہری۔ فتاویٰ صراطِ مستقیم از مولانا محمود احمد میرپوری)

عورت کا سر کے بال کاٹنا مُثلہ ہے:

مُثلہ کا مطلب ہے کسی کو قتل کرنے کے بعد یا کسی زندہ شخص پر قابو پانے کے بعد اس کے ناک، کان، انگلیاں، کاٹ کر اس کی شکل بگاڑ دینا...... رسول اللہ ﷺ نے سختی سے اسے منع کیا ہے۔ (دیکھئے صحیح مسلم)

یاد رہے کہ دشمن کا مقابلہ کرتے وقت کسی کا کوئی عضو کٹ جانا مثلہ میں شامل نہیں، بلکہ مرنے کے بعد لاش کے اعضاء کی قطع و برید کرنا مثلہ کہلاتا ہے۔ مثلہ کرنے سے وہ شکل بگاڑ دی جاتی ہے جسے رب کریم نے احسن تقویم کہہ کر اس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عزت افزائی کی۔ علمائے حدیث اور فقہاء نے یہ صراحت کی ہے کہ اگر مرد داڑھی کٹوائے یا عورت سر کے بال کٹوائے یا منڈوائے تو یہ مثلہ ہی کی ایک قسم ہے۔

ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی کہ جو بالوں کے ساتھ مثلہ کرے اس کے لیے (اخروی جزا سے) کوئی حصہ نہیں۔ (اسلامی صورت)

امام نوویؒ نے شرح المہذب میں، تفسیر روح البیان اور فقہ حنفی کی کتاب بحر الرائق میں، مولانا عبدالسلام بستوی نے ''اسلامی صورت'' میں عورت کے بال منڈانے کو مثلہ کہا ہے۔

جواز کے قائلین:

دورِ حاضر کے چند علماء اور اکثر خواتین عورت کے بال کٹوانے کو جائز قرار دیتے ہیں اور مندرجہ ذیل روایت کو دلیلِ جواز بناتے ہیں۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی بھائی ان کے پاس گئے اور دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسلِ جنابت کس طرح کیا کرتے تھے۔ انہوں نے صاع کے بہ قدر ایک برتن منگوایا اور اس کے پانی سے غسل کر کے دکھایا اور ہمارے اور ان کے درمیان پردہ تھا اور انہوں نے اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالا۔ ابو سلمہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ اَزْوَاجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْ خُذْنَ مِنْ رُؤُ سِهِنَّ حَتّٰى تَكُوْنَ كَالْوَ فْرَةِ.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مسلم، کتاب الطهارت، باب القدر المستحب من الماء في غسل الجنابة)

"ازواجِ مطہرات اپنے سر کے بال لے لیا کرتی تھیں حتیٰ کہ وہ وفرد (پٹے) کی مانند ہو جاتے"۔

قاضی عیاض لکھتے ہیں: عرب کی عورتوں کے بارے میں یہ بات معلوم اور مشہور ہے کہ وہ بالوں کی دو چوٹیاں اور ایک چوٹی آگے کے حصہ کی گوندھا کرتی تھیں۔ شاید ازواج النبی ﷺ نے بالوں کو چھوٹا آپ ﷺ کی وفات کے بعد زیب وزینت ترک کر دینے، بالوں کو لمبا کر دینے سے مستغنی ہو جانے اور بالوں پر ہونے والے مصارف کو ہلکا کرنے کے لیے کیا۔ (صحیح مسلم، شرح نووی، کتاب الطہارہ)

سعودی عرب کے مفتی الشیخ محمد بن ابراہیم (فتاویٰ برائے خواتین اسلام، ص ۶۵۹) محمد امین شنقیطی، مصنف تفسیر ضوء البیان کا بھی یہی خیال ہے۔

("صحیفہ اہل حدیث" جمادی الثانیہ ۱۴۱۹ھ، اکتوبر ۱۹۹۸)

حافظ صلاح الدین یوسف کہتے ہیں: شارحین نے یہ صراحت کی ہے کہ ان کا یہ فعل نبی ﷺ کی وفات کے بعد کا ہے اور اس سے ان کا مقصود ترکِ تزین تھا کیونکہ لمبے بال حسن وزینت میں شمار ہوتے ہیں جن سے وہ بچنا چاہتی تھیں۔

(الاعتصام، ۸ ستمبر ۱۹۸۹)

اس اعتراف کے بعد وہ لکھتے ہیں: ازواجِ مطہرات کے اس طرزِ عمل سے یہ جواز یقیناً معلوم ہوتا ہے کہ عورتیں ایسے بال رکھ سکتی ہیں جنھیں ہمارے ہاں عام طور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر پٹے کہا جاتا ہے۔ تاہم اس سے نوجوان عورتوں کے فیشن کا جواز نہیں نکلتا جو ایک تو وفرہ (پٹے) کی تعریف میں نہیں آتے۔ دوسرے اس کی بنیاد تبرج (اظہار زیب وزینت) اور بے پردگی پر ہے۔ اس سے مقصود مغربی عورتوں کی نقالی ہے جو مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ کی رو سے ناجائز ہے۔ چوتھے اس میں بالعموم غیر مردوں سے بال کٹوانے پڑتے ہیں جو سراسر بے غیرتی کا مظاہرہ ہے۔ ان وجوہِ اربعہ کے پیش نظر عورتوں کے بال کٹوانے کی موجودہ روش سراسر غیر اسلامی اور ناجائز ہے۔ اسی طرح بیوٹی پارلروں کا موجودہ کاروبار جو عورتوں میں مغربی فیشن اور بے حیائی کو عام کرنے کا باعث ہے، غلط اور ناجائز ہے۔ تاہم اگر کوئی عورت مذکورہ قباحتوں سے بچتے ہوئے لمبے بال رکھنے کی بجائے پٹے بال رکھنا چاہے تو اس کا جواز ہے۔

(الاعتصام، ۸ ستمبر ۱۹۸۹)

دراصل دورِ حاضر کی وہ خواتین جن کا تعلق اسلام سے برائے نام ہے یا وہ ماڈرن اسلام کی خودساختہ تشریح کرنا پسند کرتی ہیں۔ انہوں نے بھی حدیث غسلِ جنابت سے بال کٹوانے کا جواز لیا ہے اور اسے عام بھی کیا ہے۔ اب صورت حال یہ ہے کہ بال کٹانے کے جواز کی مذکورہ حدیث بیان کرنے والی اکثر خواتین کو اسلام کے اہم اور بنیادی ارکان کے متعلق احادیث یا مسائل کا ذرا بھی علم نہیں چونکہ بال کٹانے والی حدیث ان کے اپنے ذوق کو پورا کرتی ہے۔ لہٰذا انہیں وہ اچھی طرح یاد ہو چکی ہے۔ صحیح صورتِ حال سمجھنے کے لیے مذکورہ حدیث پر غور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں۔

○ بات یہ ہوئی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہا کرتی تھیں کہ ایک صاع (پونے تین سیر۔تقریباً اڑھائی کلو) پانی سے غسل جنابت کیا جا سکتا ہے۔ بعض لوگوں کی سمجھ میں یہ نہیں آتا تھا کہ اتنے کم پانی سے بھی غسل کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی بھائی اور بھتیجے نے یہ مسئلہ سمجھنا چاہا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں ایسا کر کے دکھا دیا۔ اس طرح کہ سر کا حصہ ننگا تھا اور باقی حصہ پردے کے پیچھے تھا۔

○ یہ حدیث کتاب الطہارۃ میں ہے..... کتاب اللباس والزینۃ جس میں مردوں اور عورتوں کے بناؤ سنگھار، لباس جوتے، بال بنانے وغیرہ کا ذکر ہوتا ہے۔ اس میں عورت کے کنگھی چوٹی کرنے، جوڑ لگانے یا نہ لگانے کا تو ذکر ہے لیکن عورتوں کے بال کٹوانے سے متعلق کوئی حدیث نہیں۔ گویا امہات المومنین کا یہ فعل محدثین کی نظر میں زیب و زینت یا عورتوں کی عادت سے تعلق نہیں رکھتا۔

○ حافظ عبد المنان نور پوری فرماتے ہیں: پیش کردہ روایت مرفوع نہیں اس میں رسول اللہ ﷺ کی وفات سے قبل کا ذکر وضاحۃً ہے نہ اشارۃً (لہٰذا اس سے عورت کے بال کٹانے کا جواز نہیں لیا جا سکتا)۔ (احکام و مسائل، ص ۵۳۴)

○ اس حدیث میں عورت کے بال کٹانے سے متعلق کوئی حکم بیان نہیں کیا گیا۔ اس کے برعکس ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عورتوں کے بال نہ کٹانے کی روایت محدثین نے بیان کی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ بال کٹانے کا فعل حیات النبی ﷺ کے بعد کا نقل کیا گیا ہے۔ اگر یہ حیات النبی ﷺ کا فعل ہوتا تو تب اس سے جواز لیا جا سکتا تھا۔

○ بال کٹانے کا واضح ذکر نہیں بلکہ مبہم اشارہ ہے جس کے کئی معانی ہو سکتے ہیں۔

○ مذکورہ حدیث میں ابو سلمہ کا اپنا خیال درج کیا گیا ہے نہ کہ یقینی بات...... اس کی تائید اگر کسی اور روایت سے ہو جاتی تو قابلِ قبول ہوتا لیکن کوئی اور روایت اس کی تائید بھی نہیں کرتی۔

○ ابو سلمہ کہتے ہیں کہ وہ بال کالوفرہ ''وفرہ (پٹے) کی مانند تھے۔'' اس کا ایک احتمال یہ ہے کہ امہات المومنینؓ نہاتے وقت اپنے بالوں کا جوڑا کر لیا کرتی ہوں اور اس طرح عورتوں کا نہاتے وقت معمول بھی ہے۔ نیز بال اکٹھا کر کے ان کی جڑوں تک پانی پہنچانا آسان ہو جاتا ہے بہ نسبت کھلے بالوں کے۔ غسلِ جنابت میں بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچانا ضروری ہوتا ہے۔

○ وفرہ، لِمّہ، جُمّہ مردوں کے بالوں کی تراش خراش کے لیے عام مستعمل الفاظ تھے لیکن خواتین کے کسی قسم کے بھی کٹے ہوئے بالوں کے لیے احادیث میں کوئی لفظ نہیں آیا، جب کہ عورتوں کی چوٹیوں کے گوندھنے، ان کے جوڑ لگانے اور سنوارنے کے مختلف طریقوں کے لیے احادیث میں الفاظ آئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ابو سلمہ کو امہات المومنین کے بالوں کی کیفیتِ طول یا تراش کی صورت بیان کرنے کے لیے مردانہ بالوں کے لیے مستعمل لفظ بولنا پڑا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ ”کالوفر“ کا لفظ یہ واضح کر رہا ہے کہ ان کے بال مردانہ انداز میں کٹے ہوئے نہیں تھے۔

○ امہات المومنین تا حیات عدت میں تھیں جس کا ذکر اس آیت میں ہے:

﴿وَلَا اَنْ تنكحوْا اَزْوَاجَه مِنْ بَعْدِهٖ اَبَدًا﴾ (الاحزاب:۵۳)

عدت گزارنے والی عورت کے لیے ترکِ زینت کا حکم ہے۔ لہٰذا امہات المومنین نے بال ترکِ زینت کے لیے کٹوائے تھے۔

○ صحیح مسلم کے اردو ترجمہ نگار مولانا عبدالرحمٰن صدیقی کاندھلوی نے تو ترجمہ اس طرح کیا ہے: ”ازواجِ مطہرات ترکِ زینت کے لیے آپ ﷺ کے وصال کے بعد اپنے بالوں کو لیا کرتی تھیں حتی کہ وہ وفرہ تک ہو جاتے۔“

(صحیح مسلم مترجم، جلد اول، ناشر قرآن محل، کراچی۔ ص ۳۲۶)

○ مولانا ابوالاشبال بہاری لکھتے ہیں: اس حدیث سے ان بیوہ عورتوں کے لیے جواز کی صورت ہو سکتی ہے جو (دوبارہ) شادی کرنے کی بوجہ مجبوری خواہش مند نہ ہوں۔ بصورت دیگر اس سے جوازِ عام کی صورت محض پاگل پن ہے کہ جسے اگلوں نے لکھ دیا اگرچہ ان سے اس نص کو سمجھنے میں سہو ہوا اور ان کے بعد آنے والے آنکھ بند کر کے اسی کو نقل کرتے چلے گئے۔

○ مولانا ابوالاشبال بہاری مزید لکھتے ہیں: حدیثِ عائشہ رضی اللہ عنہا پر خیر القرون میں یعنی امہات المومنین کے علاوہ دیگر صحابیات اور تابعیات کے زمانے میں اس پر عمل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا یا نہیں؟ رہی یہ بات کہ عدم جواز کی بھی کوئی روایت ثابت نہیں ہے تو اس سلسلہ میں یہ عملی تواتر صحابیات تا ایں دم کافی ہے۔ (مطبوعہ الاعتصام) مزید تفصیل کے لیے دیکھیے صحیفہ اہل حدیث، جمادی الثانیہ: ۱۴۱۹ بعنوان ''بالوں کی تراش خراش۔''

○ محمود احمد میر پوری لکھتے ہیں: عام طور پر وہی عورتیں بال کٹواتی ہیں جو مغربی تہذیب کی دلدادہ ہوتی ہیں اور اسلامی تعلیمات سے انہیں لگاؤ نہیں ہوتا وہ صرف فیشن اور اپنے حسن کی نمائش کے لیے یہ سب کچھ کرتی ہیں، چونکہ وہ بال حسن نمائی کے لیے کٹواتی ہیں اس لیے اس کے بعد وہ خود کو دوپٹے سے بھی آزاد کر لیتی ہیں اس طرح ایک برائی سے دوسری برائی جنم لیتی ہے جو پہلی سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ آزاد خیال عورتیں یہ سارے کام شمعِ محفل بننے کے شوق میں کرتی ہیں نہ کہ اسلامی تعلیم کی روشنی میں۔ اس لیے اس عمل کو کسی شکل میں بھی جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔ (فتاویٰ صراط مستقیم، ص ۴۵۴)

○ الشیخ صالح الفوزان فرماتے ہیں: اگر عورت بال اس لیے چھوٹے کرتی ہے کہ اس سے زینت حاصل ہوگی تو یہ زینت امرِ ممنوع کے زُمرے میں آتی ہے۔ اسلام میں مسلمان عورت کی زینت بال بڑھانے میں ہے نہ کہ بال چھوٹے کرنے میں۔ (فتاویٰ برائے خواتین اسلام)

ترکِ زینت کے لیے بال کٹانا:

اگر کوئی بیوہ یا بوڑھی عورت ترکِ زینت کے لیے بال کٹانے کا دعویٰ کرے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ دیکھا جائے گا کہ کیا اس عورت نے خوب صورت لباس، میچنگ سوٹ، استری کیے ہوئے کپڑے، بناؤ سنگھار کے لوازمات، مہندی، پاوڈر، خوشبو، خوب صورت جوتے، لیس اور جھالریں لگے کپڑے وغیرہ کو ترک کر رکھا ہے۔ کیا وہ جھوٹے موٹے کپڑے پہنتی اور سیدھی سادی رہتی ہے۔ اگر باقی زینت اپنی جگہ برقرار رہے تو پھر ترکِ زینت کے لیے بال کٹانے کی رعایت سے فائدہ اٹھانا درست نہیں۔

○ جو خواتین امہات المومنین کے بال کٹانے کو نمونہ اور سندِ جواز سمجھتی ہیں، کیا وہ اپنے دیگر اعمال، نماز، روزے، حیا، ستر وحجاب، علمِ دین کی رغبت، صلہ رحمی، پیوند لگے کپڑے، ترکِ لذت، مختصر سا گھر اور گنی چنی اشیائے ضرورت میں بھی ان کو اپنا نمونہ بنانے کی کوشش کر رہی ہیں؟ اگر ایسا نہیں تو ان کی طرف سے اشارۃً ظاہر ہونے والے ایک ایسے عمل کو جسے اسلام نے ممنوع قرار دیا، اور فاحشہ وکافرہ خواتین کا وطیرہ سمجھا جاتا ہے اسے اپنانے پر کیوں تلی ہوئی ہیں؟ یاد رہے کہ عہدِ رسالت میں عورتیں بال کٹاتی ہی نہیں تھیں اس لیے یہ فاحشہ یا کافرہ عورتوں کی مشابہت بھی نہیں تھی بلکہ امہات المومنین کے بال کٹانے سے مقصود ترکِ زینت ہی سمجھا گیا تھا۔

www.KitaboSunnat.com

حج وعمرہ کے بعد بال کٹانا:

○ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ حَلْقٌ وَ اِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ تَقْصِيْرٌ''.

''عورتوں پر بال منڈانا نہیں بلکہ کاٹنا واجب ہے۔'' (سنن ابی داود، ح: ۱۹۸۵)

جب کہ حج اور عمرے کے موقعہ پر مردوں کے لیے سر کے بال مونڈنا کترنے کے مقابلے میں افضل ہے۔

اکثر لوگ حج وعمرہ کے بعد عورت کے بال کٹانے کو عام حالات میں بال کٹانے کے لیے دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ ذیل میں مختلف علماء کے فتاویٰ دیے جا رہے ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حج وعمرہ کے بعد عورت صرف علامتی طور پر بال کاٹتی ہے اس کے لیے جدید دور کے فیشنوں کے مطابق بال کٹوانے کی دلیل نہیں لی جا سکتی۔

○ عورت حج میں صرف چند بال اور وہ بھی پچھلے حصے سے کاٹتی ہے اور یہی عہدِ نبوی ﷺ سے حج اور عمرہ کرنے والی عورتوں کا طریقہ چلا آ رہا ہے۔

(فتاویٰ برائے خواتین اسلام، ص ۲۵۳)

○ الشیخ صالح الفوزان: حج وعمرہ میں مشروع یہ ہے کہ عورت بالوں کے آخری سرے اور کنارے سے ایک انگلی کے پور برابر بال چھوٹے کرے۔

(فتاویٰ برائے خواتین اسلام، ص ۲۶۱)

○ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ: عورت پورے سر کے اگلے حصہ میں بال اکٹھے کرے اور ان میں سے ایک انگلی کے پور کے برابر کٹوائے۔ (فقہ النساء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- امام مالک: عورت اپنی تمام مینڈھیوں میں سے کچھ نہ کچھ بال کٹوائے۔ (ایضا)
- شافعیوں کے نزدیک کم سے کم مقدار تین بال کٹوانا ہے۔ (بحوالہ سابق)
- امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ: ہر چٹیا (مینڈھی) میں سے انگلی کے پور کے برابر بال کٹوائے۔ (فقہ النساء اردو ترجمہ سید شبیر احمد، ص ۴۹۸)
- محمد اقبال کیلانی: عورت کے لیے سر کے سارے بال کتروانا یا منڈوانا منع ہے اسے صرف دو انگلی کے برابر بال کتروانے چاہئیں۔ (کتاب الحج والعمرہ، ص ۱۷۶)
- ان فتاویٰ سے پتا چلتا ہے کہ اگر عورتوں کا بال کٹانا اس دور میں کم یا زیادہ معمول ہوتا تو فقہاء و محدثین حج پر بال کٹانے کے عمل میں کوئی ایسا لفظ استعمال کرتے (اپنے موقف کی تائید یا تردید میں) جو ان کی رائے کی وضاحت کر سکتا۔

شرعاً اگر عورت کا بال کاٹنا امرِ ممنوع یا غیر مستحسن فعل نہیں تھا تو پھر اس میں محدثین اور فقہا کو مقدار کی وضاحت کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ صرف بال کترنے کا کہہ دیا جاتا اور یہ عورت کی مرضی پر چھوڑ دیا جاتا کہ وہ مقدار میں یا لمبائی کے لحاظ سے جتنے چاہے بال کاٹ لے۔

شوہر کے لیے بال کٹانا:

- مولانا عبدالمنان نور پوری لکھتے ہیں: عورت کے لیے سر کے بال کاٹنا، کٹوانا، مونڈنا، منڈوانا درست نہیں۔ جیسا کہ وصلِ شعر (مصنوعی بال جوڑنے) پر لعنت اور غسلِ جنابت میں شعرِ مغفور (مینڈھیاں کیے ہوئے بال) میں رعایت والی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث سے ثابت ہے۔ بچی اپنی مرضی سے یہ کام کرے یا خاوند کے کہنے پر دونوں صورتوں میں درست نہیں۔ (احکام ومسائل، ص ۵۴۲)

اضطرار یا مجبوری:

اضطرار کی حالت میں بال کٹوانا درست ہے۔ چاہے سر منڈانا پڑے یا بال کتروانے پڑیں۔ مثلاً سر میں زخم ہو، یا کوئی بیماری ہو......کوئی عورت ایسی کمزور اور بیمار ہو جائے کہ اس کے لیے بالوں کو دھونا، ان کی کنگھی چوٹی کرنا دشوار ہو جائے۔ (دیکھیے، فتاویٰ برائے خواتین اسلام، ص ۲۶۱)

یاد رہے کہ محتاجی کے سبب بالوں کو سنوارنے سے عاجز آنے کے سبب بال کاٹنے والی عورت بیوٹی پارلر سے بال کٹوانے کا خرچہ برداشت نہیں کر سکتی...... نیز محتاجی کے سبب سے بال کٹوانے کی نوبت کم از کم ہمارے معاشرے میں کبھی نہیں آئی۔

اگر ایسی ہی محتاج و کم مایہ عورت بال کٹوائے بھی تو اس کی تقلید کوئی عورت نہیں کرے گی کیونکہ تقلید معاشرے کی مشہور اور بارسوخ شخصیات کی کی جاتی ہے، چاہے ان کا نام کسی برائی میں مشہور ہو اور چاہے دین، تقویٰ اور نیکی میں۔

بالوں کے سرے کاٹنا (ٹریمنگ):

- کچھ خواتین سر کے بالوں کے آخری سرے اس لیے کاٹ دیتی ہیں کہ ان کے دو منہ بن چکے ہوتے ہیں۔ ایسا کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ عورت خود ہی کاٹ لے یا کسی دوسری خاتون سے کٹوا لے اور کسی مروجہ فیشن کے انداز میں نہ کاٹے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف انچ ، دوانچ سرے ہی کاٹے۔

کچھ بال کاٹنا اور کچھ چھوڑ دینا:

بعض خواتین سر کے سامنے کے حصے (پیشانی) سے بال کاٹتی ہیں، بعض کانوں کی طرف سے اور بعض گردن کی طرف سے۔ اگر کچھ بال کاٹے اور کچھ چھوڑ دیے جائیں تو یہ بھی ممنوع ہے۔

پیشانی سے بال کاٹنا یا کٹوانا یا مختلف اسٹائلش انداز میں بال کاٹنا یا کٹوانا، ان خواتین کا طریقہ ہے جو ماڈل گرل ہیں، یا فلموں میں ناچتی گاتی ہیں یا غیر ملکی خواتین ہیں...... شریف خواتین میں سے کوئی بھی پیشانی کے بال نہیں کاٹتی لہٰذا اس میں فاسقہ وفاحشہ اور کافرہ عورت کی مشابہت پائی جاتی ہے۔ پیشانی یا کانوں سے بال کاٹنے والی عورت کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ سر ہلاتے اور بات کرتے وقت بال ہلتے ہوئے نظر آئیں یا ناز وانداز میں دل کشی پیدا ہو۔ اگر وہ یہ کام خاوند ہی کے لیے کرتی ہیں تو انہیں چاہیے کہ عام لوگوں کے سامنے مرد ہوں یا عورتیں بالوں کو کپڑے سے پوری طرح چھپائے رکھیں تاکہ ایک فحش رواج عام خواتین میں نہ پھیلے اور صرف خاوند کی موجودگی میں انہیں ظاہر کریں۔

حاصلِ بحث:

- کافر عورتوں کے انداز (اسٹائل) کے مطابق بال کٹوانا حرام ہے۔
- ماڈل گرل، فلمی عورتوں، اشتہاری لڑکیوں یا بیوٹی پارلر چلانے والی عورتوں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انداز میں بال کٹانا جائز درست نہیں۔

- مردوں کے بالوں کی تراش خراش کے مطابق بال کٹانا بھی درست نہیں۔
- کسی بیماری یا زخم کی صورت میں جس قدر ضرورت ہو بال کاٹے جاسکتے ہیں۔
- بالوں کے آخری سرے انچ یا ڈیڑھ انچ تک کاٹے جاسکتے ہیں۔
- اگر شوہر اتنا اصرار کرے کہ باہمی معاملات میں خطرناک حد تک بگاڑ کا اندیشہ ہوتو عورت بالوں کو طول سے کٹوا سکتی ہے۔
- شوہر کی خاطر کٹوائے ہوئے بالوں کی نمائش صرف شوہر کے سامنے کی جائے تاکہ یہ غلط فیشن عام خواتین میں نہ بڑھنے پائے۔
- بیوٹی پارلر میں جا کر بال کٹوانا کسی صورت درست نہیں کیونکہ وہ ایسی جگہ ہے جہاں بہت سے حرام امور کا ارتکاب ہوتا ہے۔ جب کہ حکم ہے:

﴿لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ (المائدہ:۲)

''گناہ اور زیادتی میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔''

جو رقم دی جائے گی وہ بھی حرام میں تعاون کا باعث ہے اور کسی خاتون کا بیوٹی پارلر پر جانا بھی ان کے حرام کاروبار کو پھیلانے اور بڑھانے کا باعث ہے۔ لہٰذا یہ ہرگز درست نہیں۔

- جو رقم بیوٹی پارلر پر دی جائے گی وہ اسراف ہے اور اسراف کرنے والے اللہ کو پسند نہیں ہیں۔ (الاعراف)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وگ (مصنوعی بال)

انگلش میں Wig (وگ) عربی میں قُصّہ، کُبّہ اور بارو، کا ایک ہی چیز کے مختلف نام ہیں۔عرفِ عام میں اصلی یا مصنوعی بالوں کا ایک گچھا جسے ٹوپی نما طریقہ سے بنایا جاتا ہے تاکہ سر پر آسانی سے فٹ ہوسکے۔(انسائیکلوپیڈیا امریکانا)

وگ مصری تہذیب کی ایجاد ہے، جو مصری مرد و خواتین میں زیبائش حسن اور آرائشِ گیسو کے لیے عام ہوئی۔ یونان میں بھی وگ کا استعمال قدیم عرصہ سے چلا آرہا ہے، سلطنتِ روما میں وگ اس وقت مقبول ہوئی جب قیصر روم نے اپنا گنج چھپانے کے لیے اسے استعمال کیا۔ مال دار رومن خواتین میں وگ کے استعمال کا اس قدر جنون تھا کہ وہ اصلی بالوں کی وگ بنانے کے چکر میں قید خانوں میں بند خواتین کے سر منڈوا کران سے وگ بنواتیں۔(انسائیکلوپیڈیا امریکانا)

سترھویں اور اٹھارھویں صدی میں فرانس اور انگلینڈ میں اس کا استعمال اس وقت عام ہوا جب لوئیس سیز دھم Louis-xiii نے اپنا گنج چھپانے کے لیے عدالت میں وگ پہن کر بیٹھنا شروع کیا۔ یوں وگ کو باقاعدہ عدالتی لباس کا درجہ حاصل ہوگیا اور آج بھی برطانیہ میں جج صاحبان، لارڈ چانسلرز، بیرسٹرز اور بشپس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(Bishops) وِگ استعمال کرتے ہیں۔

وگ کو خوب صورت بنانے کے لیے اسے مصنوعی قدرتی رنگوں سے بنایا جاتا اوراس میں موتی اور زیورات کا جڑاؤ بھی کیا جاتا تھا۔ ماہرین آثارِ قدیمہ نے ایک قدیم وگ ڈینش برونز (Denish Brones) کے زمانے کی دریافت کی ہے جو 1500 سے 800 سال قبل مسیح کی ہے۔

کسی کے سر کے بالوں کی تعداد اللہ ہی جانتا ہے مگر اس کے بالوں کی تعداد پچاس ہزار سے دو لاکھ کے درمیان ہوتی ہے۔ (اختصار از ''وگ کی شرعی حیثیت'' نور احمد شہتاز، مطبوعہ ہفت روزہ الاعتصام۔ ۲۷ جمادی الاولی ۱۴۱۷ھ)

وگ کی ممانعت:

جب اللہ نے شیطان پر لعنت کی تھی تو اس نے کہا تھا:

﴿لَاَ تَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا . وَلَاُ ضِلَّنَّهُمْ وَلَاُ مَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰ مُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰ مُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ﴾ (النساء: ۱۱۹)

''میں تیرے بندوں سے ایک مقرر حصہ لے کر رہوں گا، اور میں انہیں بہکاؤں گا، میں انہیں آرزوؤں میں الجھاؤں گا، میں انہیں حکم دوں گا اور میرے حکم سے جانوروں کے کان پھاڑ دیں گے اور وہ میرے حکم سے اللہ کی بخشی ہوئی ساخت و بناوٹ میں ردوبدل کریں گے''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منیر قمر سیالکوٹی لکھتے ہیں: قرآن کریم کے اس مقام پر اللہ تعالیٰ کی بخشی ہوئی ساخت کو تبدیل کرنے کو شیطانی فعل قرار دیے جانے کے پیش نظر اسلام نے مرد و زن ہر دو کے لیے زینت کی خاطر اپنے اصل بالوں کے ساتھ کسی دوسرے کے اصل یا مصنوعی طریقے سے بنائے گئے بالوں کو جوڑنا حرام قرار دیا ہے۔

وگ لگانے اور لگوانے والی پر لعنت:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو، مصنوعی بال لگانے والی اور مصنوعی بال لگوانے والی پر اور جسم گود کر نیل بھرنے والی اور نیل بھروانے والی پر۔'' (بخاری کتاب اللباس، ۵۹۳۷، ۵۹۴۰۔ مسلم کتاب اللباس والزینۃ: ۱۱۹۔۲۱۲۴۔ ابوداؤد: ۴۱۶۸، ۴۱۷۰۔ ترمذی، کتاب الادب: ۱۷۵۹۔ نسائی کتاب الزینۃ: ۵۲۶۴؛ ۵۱۱۰۔ مسند احمد: ۲/۳۳۹)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، سود کھلانے والے، مصنوعی بال لگانے والی، حلالہ کرنے والے اور جس کے لیے حلالہ کیا جائے اس پر۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی یہ بات ایک عورت (ام یعقوب) نے سنی، وہ آپ کے پاس آئی اور کہنے لگی: مجھے اطلاع ملی ہے کہ آپ بال جوڑنے سے منع کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں: تو اس عورت نے کہا: کیا اس کے بارے میں قرآن کریم سے کوئی دلیل پاتے ہو یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا: میں اس کی دلیل کی ممانعت کتاب اللہ میں پاتا ہوں اور رسول اللہ ﷺ سے بھی اس کی ممانعت کے بارے میں سن چکا ہوں۔ اس عورت نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے قرآن کریم کی اول تا آخر ورق گردانی کی ہے مجھے تو وہ کچھ نہیں ملا جو تم کہتے ہو۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا! کیا تمہیں قرآن کریم میں کہیں یہ الفاظ ملے ہیں:

﴿وَمَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾

''رسول اللہ ﷺ تمہیں جس کا حکم دیں اسے اختیار کرلو اور آپ ﷺ جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ۔'' (الحشر: ۷)

اس عورت نے کہا ہاں! تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰی عَنِ الْوَاصِلَةِ.

''میں نے نبی ﷺ کو بال جوڑنے سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے۔''

اس عورت نے کہا: ممکن ہے کہ آپ کے گھر کی عورتوں میں سے کوئی ایسا کرتی ہو؟ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جا کر دیکھ لو۔ وہ عورت گھر کے اندر داخل ہوئی اور جب دیکھ بھال کر باہر آئی تو کہنے لگی: مجھے کوئی ایسی (قابلِ اعتراض) چیز نظر نہیں آئی۔

تب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا: میں نہیں چاہتا کہ جس چیز سے تمہیں منع کروں خود اس میں تمہاری خلاف ورزی کروں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس طرح عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بال کے جوڑنے یا وگ لگانے کو پہلے قرآن کریم پھر حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت کیا اور پھر اس کے ممنوع ہونے کا اپنے گھر کی عورت سے بھی عملی ثبوت مہیا فرمایا۔

یہودیوں کا فعل:

سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں کہ معاویہ رضی اللہ عنہ جب آخری مرتبہ مدینہ طیبہ آئے تو خطبہ کے دوران انہوں نے بالوں کا ایک گچھا نکالا اور فرمایا: میں نے یہودیوں کے علاوہ کسی کو اس فعل (بال جوڑنے) کا ارتکاب کرتے نہیں دیکھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فعل کو سراسر جھوٹ (دھوکہ) قرار دیا ہے۔

(بخاری: ۵۹۳۸، ۳۴۶۸ مسلم، صحیح نسائی: ۴۷۱۴)

بنی اسرائیل کی ہلاکت کا سبب:

عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے بیٹے روایت کرتے ہیں کہ میں نے برسرِ منبر معاویہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا جب کہ وہ اپنے خادم کے ہاتھ سے بالوں کا ایک گچھا لے کر لہرا رہے تھے۔ تمھارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے منع فرماتے ہوئے سنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا:

اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَ هٰذِهٖ نِسَاءُ هُمْ.

"بنی اسرائیل کی عورتوں نے جب ان (مصنوعی بالوں اور وگوں) کا استعمال کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو وہ ہلاک ہو گئے۔'' (بخاری، کتاب اللباس:۵۹۳۲ مسلم، کتاب اللباس والزینہ)

ثابت ہوا کہ قوموں میں زوال اور ابتری اس وقت اپنا قدم جماتے ہیں جب ان کی عورتیں مصنوعی آرائش کرنے، اللہ کی بخشی ہوئی صورت کو بدلنے اور اسے مردوں کو دکھانے کا وتیرہ اپنا لیں۔

غیر مسلموں کا طریقہ:

وگ غیر مسلموں، کافروں اور مشرک قوموں کی ایجاد اور ان کا اندازِ فیشن ہے۔ لہٰذا اہل اسلام کے لیے ضروری ہے کہ یہود اور کفار کے طریقے سے اجتناب کریں۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

''جو جس قوم کی مشابہت اختیار کرے گا وہ انہی میں سے ہے''۔

(ابوداؤد:۴۰۳۱)

رسول اللہ ﷺ کی ڈانٹ:

رسول اللہ ﷺ نے اس بات پر ڈانٹا کہ عورت اپنے بالوں میں کسی بھی چیز کا جوڑ لگائے۔ (مسلم، کتاب اللباس والزینہ)

وگ دلہن کے لیے بھی ممنوع:

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انصار کی ایک لڑکی کی شادی ہوئی۔ کسی بیماری کی وجہ سے اس کے سر کے بال گر چکے تھے۔ اس کے گھر والوں نے چاہا کہ اس کے سر پر دوسرے بال جوڑ دیے جائیں۔ انہوں نے نبی ﷺ سے استفسار کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

”اللہ نے بال جوڑنے اور جڑوانے والی پر لعنت کی ہے۔

(بخاری:۵۹۴۱، ۵۹۳۵۔ مسلم:۵۵۳۲۔ نسائی:۴۲۱۴۔)

محدثین اور فقہا کی رائے:

- امام نووی شارح صحیح مسلم: ہر قسم کے جوڑ خواہ انسانی بال ہوں یا اون، ریشم یا کسی اور کے بال مطلقاً حرام ہیں۔ (بحوالہ فقہ السنہ)
- منیر قمر سیالکوٹی: بالوں کو زیادہ ثابت کرنے کے لیے بال جوڑے جائیں یا کوئی دھاگہ وغیرہ سب ممنوع ہے۔ (مطبوعہ الاعتصام ۶ نومبر ۱۹۹۴)
- امام ابن مقدسی: حدیث میں ذکر کردہ خصلتیں (بال ملانا، دھوکہ دینا، یہودیوں کی مشابہت) حرام ہیں۔ لہٰذا وگ وغیرہ لگانا حرام ہے۔

(آپ کے مسائل، مبشر احمد ربانی جلد دوم)

- وگ لگانا حرام ہے خواہ وہ معذور کے لیے ہو، دلہن کے لیے ہو یا ان دونوں کے علاوہ کے لیے۔ (شرح مسلم للنوی بحوالہ آپ کے مسائل، جلد دوم، مبشر احمد ربانی)

اونی، سوتی دھاگہ یا کپڑا جوڑنا:

- امام لیث: صرف بال جوڑنا منع ہے دوسری چیز کی ممانعت نہیں جیسے دھاگہ وغیرہ۔ (بحوالہ مصنوعی اعضا پر مسح کا حکم از منیر قمر سیالکوٹی)
- سعید بن جبیر: اونی یا ریشمی دھاگہ جوڑنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ حافظ ابن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حجراس قول کو صحیح اور بعض محدثین ضعیف قرار دیتے ہیں۔

(بحوالہ مصنوعی اعضاپر مسح کا حکم از منیر قمر سیالکوٹی مطبوعہ الاعتصام)

○ احناف: اون، ریشم یا بکری کے بال ملانا یا دھجیاں وغیرہ بٹ کر جوڑ لگانا جائز ہے کیونکہ یہ دھوکہ دہی نہیں ہے۔ (رسائل ابن عابد بن شامی بحوالہ فقہ النساء)

○ شافعیہ کا قول: خاوند اجازت دے تو بھی جوڑ لگانا حرام ہے۔ (فقہ النساء)

○ اگر اس قدر ہے جس سے بال باندھ لیے جائیں تو اس میں کوئی حرج نہیں، زائد مقدار مکروہ ہے۔ (المغنی بحوالہ فقہ النساء)

○ محمد عطیہ خمیس مصنف ''فقہ النساء'': پہلی نظر میں معلوم ہو جائے کہ یہ بال نہیں ان سے الگ چیز ہے مثلاً اون یا دھاگہ تو یہ مباح ہے لیکن بچنا بہتر ہے۔ کیونکہ حدیث میں حکم عام ہے۔ بالوں کو سمیٹنے اور باندھنے کے لیے جس قدر ضروری ہو اسی قدر استعمال کیا جائے۔ (فقہ النساء، ص ۶۹)

پراندا:

مولانا ثناء اللہ مدنی نے فرمایا: مسئلہ ھذا میں اختلاف ہے ایک جماعت عمومی حدیث کی بنا پر عدم جواز کی قائل ہے۔ جب کہ امام ابوعبیدہ نے بہت سے فقہا سے نقل کیا ہے کہ مصنوعی بال ملانا تو ناجائز ہے البتہ کپڑے کے ٹکڑے وغیرہ باندھنا نہی میں داخل نہیں۔ امام ابوداؤد نے بہ سند صحیح سعید بن جبیر تابعی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ریشمی دھاگے یا اون کی لٹیں ملا دی جائیں تو کوئی حرج نہیں۔ بعض نے یوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وضاحت کی ہے کہ بالوں کے ساتھ ملائی ہوئی چیز اگر نظر نہ آئے تو منع ہے اور ظاہر ہونے کی صورت میں منع نہیں اور یہ بات زیادہ پختہ ہے۔ حدیث الواصلہ میں بھی تدلیس کی طرف اشارہ ہے جب کہ تدلیس (دھوکہ) کے بغیر جائز ہے، نیز باندھنے وغیرہ کی جس شکل سے مردوں سے مشابہت ہو وہ بھی ناجائز ہے چاہے ظاہر ہو چاہے پوشیدہ۔ (ہفت روزہ الاعتصام، جلد ۵۲۔ ۲۷ شعبان ۱۴۲۱ھ)

حاصل:

حاصل یہ کہ بال باندھنے کے لیے بہت ہی ہلکا کپڑا یا دھاگے کا چھوٹا اور باریک پراندا استعمال کیا جا سکتا ہے لیکن آرائش والے، لمبے اور موٹے پراندے کا استعمال نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اس سے مقصود بالوں کو لمبا دکھانا یا گھنا دکھانا ہوگا یا اس کا شبہ ہوگا۔

مکمل گنجے پن کی صورت:

اگر عورت کے سر پر سرے سے بال ہی نہ ہوں یا وہ گنجے پن کی شکار ہو تو اسے وگ استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ مقصد ازالہِ عیب ہے۔ (الشیخ صالح بن العثیمین، الشیخ صالح الفوزان فتاویٰ برائے خواتین اسلام، ص ۶۴۸، ۶۴۹)

مولانا مبشر احمد ربانی کہتے ہیں کہ وگ لگانا گنج ہو یا کم بال، مرد ہو، عورت ہو، دلہن ہو اور جوڑ کپڑے کا ہو، یا دھاگے یا مصنوعی ریشوں کا کسی صورت بھی اس کا جواز نہیں۔ (آپ کے مسائل)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیئر ٹرانس پلانٹ:

مولانا مبشر احمد ربانی اس کے بارے لکھتے ہیں: گنجے پن کا علاج کیا جا سکتا ہے۔ سوال میں موجود جو طریقہ علاج ذکر کیا گیا ہے اس میں بہ ظاہر کوئی مخالفت معلوم نہیں ہوتی۔ جیسے آدمی کے جسم کا ایک ٹکڑا کاٹ کر دوسری جگہ پر بطور علاج لگایا جانا بالاتفاق جائز ہے اسی طرح جسم کے کسی جگہ کے بال اتار کر اگر سر پر لگانے سے اُگ آتے ہیں تو کوئی ہرج معلوم نہیں ہوتا۔ (آپ کے مسائل، جلد دوم، ص ۵۴۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفید بالوں کو کالا کرنا

سر کے بال کالے ہوں یا سفید، بھورے ہوں یا خاکستری سب جسمانی افادیت کے لحاظ سے برابر ہیں۔ بال اور جلد کا مختلف رنگوں کا ہونا خالقِ مطلق کے کمالِ تخلیق کا مظہر ہے۔لہٰذا بال جس رنگ کے بھی ہوں باعثِ حسن بھی ہیں اور نعمت بھی۔

اکثر قوموں کے بال بچپن میں کالے ہوتے ہیں اور بڑھاپے میں سفید ہونا شروع ہو جاتے ہیں، جب کہ بعض قوموں کے بال پیدائشی بھورے، خاکستری یا سفید بھی ہوتے ہیں۔

کالے بالوں کے بعد جب بھی سفید بال آنا شروع ہوں تو یہ گمان کیا جاتا ہے کہ اب بڑھاپا شروع ہو گیا ہے لہٰذا اپنے آپ کو تسلی دینے کے لیے اور دوسروں کو یہ دھوکہ دینے کے لیے۔

"ابھی تو میں جوان ہوں"

بال کالے کیے جاتے ہیں۔ سب سے پہلے بال کالے کرنے کی تدبیر فرعون نے سوچی اور سیاہ خضاب ایجاد کیا۔ اس کے بعد یہ فریبی طریقہ چل پڑا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح طرح کے خضاب ایجاد ہونے لگے۔ سفید بالوں کو کالا کرنا چوں کہ فریب اور جھوٹ ہے اس لیے اسلام نے اس فعل کو ممنوع قرار دیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جب عمر بڑی ہو جائے تو سر اور داڑھی وغیرہ کے بال وہی اس چہرے پر جچتے ہیں جو اپنے قدرتی رنگ میں ہوتے ہیں ورنہ ایسے لگتا ہے جیسے کسی نے دوسرے شخص کے بال اتار کر اس شخص کے سر یا چہرے پر لگا کر بھدّا پیوند لگا یا ہو۔

ایسے شخص کا چہرہ چغلی کھا رہا ہوتا ہے کہ میری عمر ساٹھ سال ہے لیکن خضاب زدہ بال یہ ماتم کرتے نظر آ رہے ہیں کہ ہائے ہم کس بے وقوف کے پلّے پڑ گئے جس نے ہماری قابلِ احترام حالت کو جوانوں کی من چلی نادان حالت کے بھیس میں بدل دیا۔

یاد رہے کہ بچپن اور جوانی کسی شخص کی نا تجربہ کاری، جذباتیت اور کھلنڈرے پن کی علامت ہوتے ہیں جب کہ بڑھاپا اور اس کے آثار دانائی، تجربہ کاری اور احترام کیے جانے کا حامل ہوتا ہے۔

کسی شخص کا سفید بالوں کو کالا کرنا اس بات کا غماز ہوتا ہے کہ وہ ابھی جوانوں کی طرح چھلیں کرنا چاہتا ہے۔ باوقار اور بزرگوار کہلانا اسے پسند نہیں۔

وہ اللہ سے سفید بال کالے کر کے شکوہ کرتا ہے کہ تو نے مجھے قبل از وقت بال سفید کر کے بوڑھا کر دیا ہے۔ کوئی بات نہیں میں نے بھی بال کالے کر کے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا توڑ تلاش کر لیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک (صحیح العقیدہ با عمل) مسلمان کے لیے سفید بالوں کو باعثِ خیر قرار دیا۔

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفید بال مت نوچا کرو جس کسی مسلمان کے بال حالتِ اسلام میں سفید ہو جائیں قیامت کے دن یہ اس کے لیے نور کا باعث ہوں گے۔

ایک دوسرے راوی نے یہ بھی اس کے بعد ذکر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ایک بال کے عوض اس کی نیکی لکھتا ہے اور ایک گناہ دور کرتا ہے۔ (ابو داؤد: ۴۲۰۲۔ احمد: ۲/۱۷۵۔ ترمذی: ۲۸۲۱۔ ابن ماجہ: ۳۷۲۱)

سفید بال چُننا:

لہٰذا سر یا داڑھی میں سے سفید بال چُننا جائز نہیں ہے۔ اور یہ اپنے خیر اور نور کو خیر باد کہنے کے مترادف ہے۔

بال کالے کرنا ممنوع:

فتح مکہ کے موقع پر ابو قحافہ (ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد) کو رسول ﷺ کی خدمت میں لایا گیا۔ ان کے سر اور داڑھی کے بال بڑھاپے کی وجہ سے ثغامہ (سفید پھولوں والا درخت) کے پتوں کی طرح سفید تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس سفیدی کو بدلو اور سیاہی سے اجتناب کرو۔ (مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب استحباب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خضاب الشیب بصفرۃ او حمرۃ و تحریمہ بالسواد۔ نسائی ۸/ ۱۳۸۔ ابوداؤد: ۴۲۰۴۔ ابن ماجہ: ۲/ ۱۹۷۔)

جنت کی خوشبو سے محروم:

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخر زمانے میں ایسے لوگ ہوں گے جو کبوتر کے پوٹوں کی طرح سیاہ خضاب لگائیں گے وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائیں گے۔ (مسند احمد: ۱/ ۲۷۳۔ نسائی: ۸/ ۱۳۸۔ ابوداؤد: ۴۲۱۲۔ بیہقی ۷/ ۳۱۱۔)

نظرِ رحمت سے محروم:

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آخر زمانے میں ایسے لوگ ہوں گے جو اپنے بال سیاہ کریں گے، اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظرِ رحمت نہیں کرے گا۔" (مجمع الزوائد: ۵/ ۱۶۴۔ المعجم الاوسط الطبرانی. ۴۲۱۵ اسنادہ جید۔ بہ تحقیق مولانا مبشر احمد ربانی، آپ کے مسائل، جلد دوم)

روزِ قیامت سیاہ چہرے والے:

ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے سیاہ خضاب لگایا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کا چہرہ سیاہ کر دے گا۔

(مجمع الزوائد ۵/ ۱۶۶۔ بہ تحقیق مولانا مبشر احمد ربانی، آپ کے مسائل: جلد دوم)

بے ضرر طریقے سے بال کالے کرنا:

مولانا ثناء اللہ مدنی سے سوال کیا گیا کہ قدیم زمانے میں ایسی چیزوں سے بال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کالے کیے جاتے تھے جو مضرِ صحت بلکہ مضرِ جان تھیں، اس لیے لال مہندی کا استعمال جائز تھا۔ آج بے ضرر مصنوعات آ گئی ہیں، کیا ان کا استعمال بھی ممنوع ہے؟ انہوں نے جواب دیا:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مطلق بالوں کو سیاہ کرنے سے منع کیا ہے اس میں ضرر بے ضرر کی کوئی تفریق نہیں لہذا سیاہی سے مطلق اجتناب ضروری ہے۔ صحیح احادیث میں ہے: (ابو قحافہ کو) بال سیاہ کرنے سے بچاؤ۔

(مطبوعہ ہفت روزہ الاعتصام ۲۳ اپریل ۱۹۹۹ء)

کالا خضاب لگانے کے قائلین:

حنفیہ میں سے امام ابو یوسف بال کالے کرنے کے جواز کے قائل ہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مقابلے میں کسی کا قول یا فعل حجت نہیں بن سکتا۔ اور جو دلیلیں جائز کہنے والوں نے پیش کی ہیں وہ عدمِ جواز کی احادیث کے مقابلے میں کمزور ہیں۔ اس بارے میں حافظ ابن قیم نے مجموعی روایات کو سامنے رکھ کر جو رائے قائم کی ہے وہ تحقیقی بھی ہے اور معتدل بھی کہ خالص سیاہ خضاب لگانا مکروہ ہے۔ مہندی یا کسی اور رنگ کو ملا کر لگانا جائز ہے۔ (تفہیم المسائل، جلد ۲، ص: ۲۰۴ تا ۲۰۶)

خضابی کنگھی کا استعمال:

www.KitaboSunnat.com

جو حکم سیاہ خضاب کا ہے وہی سیاہ خضابی کنگھی کا ہے۔ جس طرح دوسرے رنگ کے خضابوں کا استعمال درست ہے اسی طرح دوسرے رنگ کی خضابی کنگھی کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استعمال بھی درست ہے۔(جدید فقہی مسائل،ص۱۷۶)

شادی یا کاروبار کے لیے سیاہ خضاب:

مولانا مبشر احمد ربانی لکھتے ہیں "داڑھی یا سر کے بال شادی بیاہ یا کاروبار کے سلسلے میں سیاہ کرنا دھوکہ اور فراڈ ہے۔ اپنے بڑھاپے کو چھپانا اور جوانی ظاہر کرنا ہے۔ دھوکہ دہی اور اصلیت چھپانا شرع محمدی ﷺ میں حرام ہے۔

(آپ کے مسائل، جلد دوم،ص۱۲۷)

مجاہدین کا سیاہ خضاب لگانا:

بالاتفاق جائز ہے تاکہ میدانِ جنگ میں دشمن پر ہیبت طاری ہو جائے کہ یہ نوجوان ہیں، سفید ریشوں کے لشکر سے دشمن مرعوب نہیں ہوتا۔

(فتح الباری، کتاب اللباس، باب الخضاب)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ "جنگ میں دھوکہ (جائز) ہے"۔
دشمن کو دھوکہ دینے کے لیے بال کالے کرنا، بھیس بدلنا، جھوٹ بدلنا غرض ہر طرح کا دھوکہ دینا نہ صرف جائز ہے بلکہ اس کے بغیر جنگ میں دشمن کو شکست دی ہی نہیں جا سکتی۔

لہٰذا جنگ و جہاد جیسے اعلیٰ مقاصد کے لیے سفید بال کالے کرنا جائز ہے لیکن حالتِ جنگ ختم ہو جانے کے بعد سفید بال کالے کرنا مجاہد کے لیے بھی اسی طرح ممنوع ہے جس طرح دیگر مسلمانوں کے لیے ممنوع ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفید بال کسی اور رنگ سے رنگنا:

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ أَحْسَنَ غُيِّرَ بِهٖ هٰذَا الشَّيْبُ الْحِنَّاءُ الْكَتَمُ.

"بے شک سب سے بہتر چیز جس سے بال رنگے جاتے ہیں وہ مہندی اور کتم ہے۔ (ابوداؤد: ۴۲۰۵۔ترمذی: ۱۷۵۳۔ابن ماجہ: ۳۶۲۲)

کتم ایک پہاڑی بوٹی ہے جو یمن کے علاقے میں پیدا ہوتی ہے اس کے پتے سیاہی مائل ہوتے ہیں لیکن خالص سیاہ نہیں ہوتے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مہندی اور کتم کا مرکب جائز ہے۔ مہندی کا لال اور کتم کا سیاہی مائل رنگ مل کر گہرا بھورا رنگ بن جاتا ہے جو بالوں کو خوش نما کر دیتا ہے۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مہندی میں کوئی اور رنگ ملا کر اسے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

اس حدیث کی بنیاد پر حنفیہ، شافعیہ، مالکیہ، حنبلیہ کا مسلک یہ ہے کہ سیاہ خضاب کے علاوہ دوسرے رنگوں کا خضاب لگانا مردوں اور عورتوں کے لیے مستحب ہے۔ (ردالمختار حاشیہ دُرّ مختار، ص۴۷۳۔ المغنی ابن قدامہ شرح نووی بر مسلم، کتاب اللباس و الخضاب۔)

بعض احادیث سے پتا چلتا ہے کہ ورس (گہرے گلابی بھورے مائل رنگ کی گھاس) اور زعفران سے بھی سفید بالوں کو رنگا جا سکتا ہے۔ (دیکھیے ابوداؤد: ۴۲۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصل یہ کہ سفید بال مہندی رنگ، بھورے یا زعفرانی رنگ میں رنگے جاسکتے ہیں لیکن جامن، گہرے، عنابی، آتشی گلابی وغیرہ رنگوں میں رنگنے سے گریز کیا جائے تو بہتر ہے کیوں کہ احادیث سے دوسرے رنگوں کا جواز نہیں ملتا۔

دورِ حاضر میں بازار میں کیمیکل والی مہندی دستیاب ہے۔ جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس کی تہہ چڑھ جاتی ہے، رنگ نہیں چڑھتا۔ اگر ایسی ہی بات ہے تو یہ کیمیکل مہندی بھی جائز نہیں۔ کیوں کہ تہہ چڑھنے جانے سے وضو اور غسل نہیں ہوگا۔

جسم کے کسی بھی حصے یا جگہ پر آرائش کے لیے صرف رنگ چڑھنے والی چیز استعمال کی جاسکتی ہے جس کی تہہ یا لیپ جم جائے اس کا استعمال جائز نہیں کیوں کہ اس طرح طہارت حاصل نہیں ہوتی۔

کافرہ عورتوں کی مشابہت پر بال رنگنا:

الشیخ صالح العثیمین ایک استفسار پر کہتے ہیں: سفید بالوں کو سیاہ کرنے سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ دیگر رنگوں سے رنگنا ''اصل'' جواز ہے مگر کافرہ عورتوں کی شکل پر ہو تو یہ مشابہت ہے اور نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

''جس نے جس قوم کی مشابہت کی وہ ان میں سے ہے۔''

(فتاوی برائے خواتین اسلام، ص ٦٧٨)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کالے بالوں کا رنگ تبدیل کرنا:

دورِ حاضر میں کالے بالوں کو مختلف رنگوں میں رنگنے کا رواج یورپ سے آیا ہے۔ بیوٹی پارلر نے اسے پروان چڑھایا، نتیجہ یہ کہ اب ہر نوجوان عورت اپنے بالوں کو مختلف رنگوں سے ڈائی کروانے کی عادی ہو چکی ہے۔ بالوں کی بعض لٹیں بسکٹی رنگ میں رنگوا کر اور انہیں سامنے مختلف انداز بنا کر چھوڑ دیا جاتا ہے۔

بالوں کو رنگوا کر ان میں موتی اور پھول بھی پروئے جاتے ہیں۔ بالوں کے نیچے کے سرے ڈائی کرانا اور اوپر سے کالے چھوڑ دینے کا بھی رواج ہے۔

کالے بال عورت کی خوب صورتی ہے۔ اور یہ وہ فطری رنگ ہے جو ایشیائی لوگوں کے بالوں کو اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے۔ اسے بدلنا اللہ کی تخلیق میں تبدیل کرنا ہے۔ جس کا ذکر شیطان نے کہا تھا:

﴿ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ﴾ (النساء)

”میں انہیں ضرور حکم دوں گا کہ وہ اللہ کی تخلیق کردہ صورت میں تبدیلی کر دیں۔“

الشیخ صالح الفوزان فرماتے ہیں: بالوں سے کھلواڑ کرنا، چھوٹے کر کے یا ان کو مردوں کے بالوں کے مشابہ کر کے یا ان کی شکلیں بگاڑ کر، بغیر کسی ضرورت کے بالوں کے فطری رنگ کو تبدیل کر کے یہ سب حرکتیں ناجائز ہیں۔

(فتاویٰ برائے خواتین اسلام، ص ۲۶۰)

دوسری جگہ فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بال کی سیاہی کو کسی دوسرے رنگ سے بدلنا جائز نہیں ہے، اس کا کوئی سبب اور محرک نہیں ہے۔ کیونکہ بال کی سیاہی خوب صورتی ہے، بدصورتی نہیں کہ اس کو بدلنے کی ضرورت پڑے نیز اس میں کافرہ عورتوں کی مشابہت بھی ہے۔

(فتاویٰ برائے خواتین اسلام ص ۶۷۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چہرے کے بال رنگنا

(Bleaching)

دورِ حاضر میں چہرے کے بال رنگنے کا فیشن بھی عام ہے۔ جو یورپی، فلموں میں کام کرنے والی اور ماڈل گرلز ہی سے پھیلا ہے۔ ایک مسلمان عورت کے لیے بہترین شکل اور رنگ وہی ہے جو خالق نے اسے عطا کیا۔ لہٰذا مغربی اور فاحشہ عورتوں کے دیکھا دیکھی چہرے کے بال رنگنا بھی درست نہیں۔

محمد عطیہ خمیس لکھتے ہیں: عورت کے لیے ایسی تمام زیب و زینت حرام یا مکروہ ہے جس سے اس کی اصل شکل وصورت جس پر اسے اللہ نے پیدا فرمایا ہے بدل جائے اور دیکھنے والا اس دھوکے میں مبتلا ہو جائے کہ جو کچھ وہ دیکھ رہا ہے یہی اس عورت کی قدرتی شکل وصورت ہے مثلاً چہرے کے زائد بالوں کو نوچنا یا چہرے کو طرح طرح کے رنگوں سے اس طرح رنگنا کہ دیکھنے والوں کو معلوم ہو کہ یہ اصلی سرخی ہے اور عورت کا یہ قدرتی رنگ و روپ ہے۔ شافعی علماء نے اس موضوع پر واضح بات کہی ہے جسے امام نووی نے المجموع میں بیان کیا ہے۔ (فقہ النساء، ص ۶۹)

التہذیب کے مصنف نے لکھا ہے کہ چہرے کو سرخ رنگنا اور بالوں میں سیاہ خضاب لگانا اور انگلیوں کے طرح طرح کے فیشن بنانا درست نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(فقہ النساء، ص ۷۰)

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے تفہیم القرآن سورہ نور کی تفسیر کے تحت عورت کے ممنوع بناؤ سنگھار کا ذکر کرتے ہوئے چھٹی حرام چیز کا ذکر یوں کیا ہے۔ زعفران یا ورس وغیرہ کے مصنوعی ابٹنے مل کر چہرے پر مصنوعی رنگ پیدا کرنا۔

(جلد سوم، ص ۳۹۶)

پلاسٹک سرجری کے ذریعے جلد کا رنگ یا شکل تبدیل کرنا:

المراۃ المسلمہ کے مصنف ابوبکر الجزائری لکھتے ہیں: خاتون اسلام اپنے دانتوں کے درمیان خلا نہ کرائے اور نہ اپنی جلد کو کھرچوائے اور نہ اپنے بال میں دوسرا بال ملائے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام چیزوں سے علاج کرانے کو منع کیا ہے۔ (سنن ابی داؤد)

''نہ اپنی جلد کو کھرچوائے'' سے مراد یہ ہے کہ خاتون پلاسٹک سرجری، لیزر شعاعوں یا کسی بھی اور طریقے سے اپنے چہرے کا رنگ یا جلد تبدیل نہ کرائے۔ مصنف نے دلیل میں حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہی پیش کی ہے۔

(اردو ترجمہ ''خاتون اسلام'')

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابرو کے بال اکھیڑنا

گذشتہ صفحات میں جیسا کہ گزر چکا ہے کہ فطری شکل کو تبدیل کرنے والے تمام فیشن ناجائز ہیں۔ جن میں سے ایک بھنوئیں بنانا بھی ہے۔ بھنوئیں بنانے والی عورت اپنے زعم میں اپنی صورت کو خوب صورت بناتی ہے لیکن حقیقت میں اس کی شکل انتہائی بھدی ہو جاتی ہے۔ ایسی عورت کا چہرہ یوں لگتا ہے جیسے کسی کارٹونسٹ نے خاکہ اڑانے کے لیے کارٹون بنایا ہو۔ جب بھنوئیں بناتے کچھ عرصہ گزر جائے تو بار بار بھنوؤں کے بال نوچے جانے کی وجہ سے آس پاس کی جلد ابھر آتی ہے۔ اگر بھنوئیں کچھ عرصہ نہ بنائیں جائیں تو ابرو پر اگنے والے بال سخت کھردرے، گھنے اور موٹے ہوتے ہیں نیز اصل جگہ کی بجائے زیادہ جگہ پر پھیل جاتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں بھی حسن پرست عورتیں بھنوؤں کے بال بنانے کے لیے کسی ماہر بھنوئیں بنانے والی عورت سے رجوع کرتی تھیں (گویا اس دور میں بھی بیوٹیشنز موجود تھیں) اس کا پتا مندرجہ ذیل روایت سے چلتا ہے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا:

لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُوتَشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِلْحُسْنِ، اَلْمُغَیِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰہِ.

"اللہ تعالیٰ نے گودنے والیوں اور گودوانے والیوں، چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں اور حسن کے لیے دانتوں میں کشادگی کرنے والیوں پر لعنت بھیجی ہے کہ یہ اللہ کی پیدا کی ہوئی صورت میں تبدیلی کرتی ہیں۔"

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ کلام قبیلہ بنی اسد کی ایک عورت کو معلوم ہوا جو اُمّ یعقوب کے نام سے معروف تھی وہ آئی اور کہا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ اس اس طرح کی عورتوں پر لعنت بھیجتے ہیں۔" عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: آخر کیوں نہ میں انہیں لعنت کروں، جنھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اور جو کتاب اللہ کے حکم کے مطابق ملعون ہے۔ اس عورت نے کہا: قرآن مجید تو میں نے بھی پڑھا ہے لیکن آپ جو کچھ کہتے ہیں، میں نے اس میں کہیں یہ بات نہیں دیکھی۔ انہوں نے کہا: اگر تم نے قرآن بغور پڑھا ہوتا تو تمھیں ضرور مل جاتا، کیا تم نے یہ نہیں پڑھا کہ ﴿مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ (الحشر، ۷) "رسول اللہ جو کچھ تمھیں دیں لے لیا کرو اور جس سے تمھیں روک دیں رک جایا کرو۔" اس عورت نے کہا پڑھی ہے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چیزوں سے روکا ہے۔ اس پر اس عورت نے کہا: میرا خیال ہے آپ کی بیوی بھی ایسا کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا اچھا جاؤ دیکھ لو۔ وہ عورت گئی اور اس نے دیکھا لیکن اسے اس طرح کی کوئی معیوب چیز ان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں نہیں ملی۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا! اگر میری بیوی اس طرح کرتی تو بھلا وہ میرے ساتھ رہ سکتی تھی؟ ہرگز نہیں۔ (بخاری کتاب التفسیر: ۴۸۸۶، صحیح مسلم: ۵۵۳۸، سنن ابی داؤد: ۴۱۶۹، سنن ترمذی: ۲۷۸۲، سنن نسائی: ۵۱۴۴، سنن ابن ماجہ: ۱۹۸۹)

اس روایت سے مندرجہ ذیل باتوں کا پتہ چلتا ہے:

- مسلمان خواتین کے لیے صحابیات نمونہ تھیں اور وہ انہی کے عمل سے دلیل لیا کرتی تھیں۔
- مسلمان مرد اپنی بیویوں کو حرام زیب و زینت نہیں کرنے دیتے تھے۔
- اسلاف کی خواتین دینی مسائل کی خوب تحقیق کیا کرتی تھیں۔
- خواتین قرآن حکیم کو غور سے تلاوت کرتی تھیں۔
- جن کاموں سے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ان کاموں سے رکنا ایسے ہی ہے جیسے اللہ کے منع کردہ امور سے رک جانا۔
- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے قرآن وسنت سے استدلال کر کے بتایا کہ بھنوئیں بنانے والی عورت پر اللہ کی لعنت ہے۔
- اُمّ یعقوب شاید کوئی گنجائش تلاش کرنا چاہتی تھیں اسی لیے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی کو دیکھے بغیر کہہ دیا کہ ان میں سے بعض کام تو وہ بھی کرتی ہے جب کہ وہ ایسا کام نہیں کرتی تھیں۔
- اس دور میں بھی بیوٹیشنز (زیب و زینت کی ماہر) عورتیں موجود تھیں۔ جو حس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے دانتوں کو کشادہ کرنے، جسم کو گود کر اس میں نیل بھرنے اور بھنوؤں کے بال بنانے کا کام کرتی تھیں۔

شوہر کے لیے ابرو کے بال اکھاڑنا:

ایک دوشیزہ، گھنے ابرو کی وجہ سے بدشکل سمجھی جاتی تھی۔ اس نے دونوں ابرو ایک دوسرے سے منفصل کرنے کی خاطر کچھ بال درمیان سے منڈوا لیا اور بقیہ بالوں کو ہلکا کرا لیا تاکہ اس کے شوہر کو وہ بھلی لگے کیا ایسا کرنا درست ہے۔ سعودی عرب کی دائمی افتاء کمیٹی نے جواب دیا: ابرو کا منڈانا یا ہلکا کرنا جائز نہیں۔ یہی نمص (بال اکھاڑنا) ہے جس کے انجام دینے والی اور اس فعل کو کروانے والی پر لعنت کی گئی ہے۔ لہٰذا تم پر واجب ہے کہ جو کچھ اب تک ہوا اس پر استغفار کرو اور آئندہ ایسی حرکت سے پرہیز کرو۔ (فتاویٰ برائے خواتین اسلام ص ۶۴۴)

دونوں ابرو کے درمیان والے بال اکھاڑنا:

مولانا عبدالمالک ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں: ابروؤں کے درمیان والے بال کیمیکل سے صاف کر دینا یا استرے سے منڈوانا جائز نہیں ہے۔

(ترجمان القرآن، اگست 2001ء)

الشیخ صالح الفوزان فرماتے ہیں: مسلمان عورت پر دونوں ابروؤں کے تمام بالوں یا بعض بالوں کو زائل کرنا حرام ہے، خواہ اس کے لیے کوئی وسیلہ یا طریقہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختیار کیا جائے، منڈوایا جائے یا چھوٹا کروایا جائے یا کل اور جز ابرو کو زائل کرنے والے مادہ کا استعمال کیا جائے۔ کیونکہ یہی نمص ہے جسے انجام دینے والی پر لعنت کی گئی ہے۔ نبی ﷺ نے **نامصہ** اور **مُتَنَمِّصَہ** پر لعنت فرمائی ہے۔ نامصہ وہ عورت جو اپنے گمان کے مطابق زینت کی خاطر ابرو کے بعض یا تمام بالوں کو زائل کرتی ہے اور متنمصہ وہ عورت ہے جس کے ساتھ یہ فعل کیا جاتا ہے۔ اور یہ اللہ کی خلقت کو تبدیل کرنا ہے۔ جس کا بنی آدم کو حکم دینے کا شیطان نے ذمہ لے رکھا ہے۔ جیسا کہ اس سلسلہ میں اللہ نے شیطان کی حکایت بیان فرمائی:

﴿وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللَّهِ﴾ (النساء: ۱۱۹)

اور میں ضرور (بنی آدم) سے کہوں گا کہ وہ اللہ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑ دیں''۔

اور صحیح مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بھی ہے۔ اس کے بعد پوری حدیث بیان کی ہے۔ (فتاویٰ برائے خواتین اسلام، ص ۶۵۳)

مجبوری:

الشیخ صالح العثیمین فرماتے ہیں: ابرو پر بال بہت زیادہ ہوں جو آنکھ تک لٹکتے ہوں اور دیکھنے میں حارج ہوتے ہوں تو جس حد تک اس میں ایذا اور تکلیف ہے، اس حد تک اس کے ازالہ میں کوئی ہرج نہیں۔ (فتاویٰ برائے خواتین اسلام، ص ۶۶۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چہرے کے بال اکھیڑنا

ابرو کے بال اکھیڑنے کے ضمن میں جو حدیث نقل کی گئی ہے اس میں عربی زبان کا لفظ ''متنمصات'' آیا ہے، جس کا مطلب بعض لوگوں نے ابرو کے بال اکھیڑنا لیا ہے، لیکن بہت سے علماء نے اس سے چہرے کے تمام بال اکھیڑنا مراد لیا ہے اور بعض نے اس میں جسم کے بال اکھیڑنا بھی شامل سمجھا ہے۔

○ مولانا ثناءاللہ مدنی کہتے ہیں عورت کے لیے چہرے سے بال اکھیڑنا درست نہیں۔ ہاں البتہ چہرے کے بگاڑ کے خدشے کی وجہ سے بامرِ مجبوری تھریڈنگ کا جواز ممکن ہے ورنہ عام حالات میں اس سے احتراز ضروری ہے۔

(الاعتصام، جلد ۵۳، جمادی الاولیٰ ۱۴۲۲ھ)

○ شیخ عبدالعزیز بن باز کہتے ہیں: حدیث ہے:

لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ النَّامِصَةَ وَالْمُتَنَمِّصَةَ.

(رسول اللہ ﷺ نے ابروؤں کے بالوں کو اکھاڑنے والی اور اکھڑوانے والی پر لعنت کی ہے۔) اور نمص چہرہ اور ابرو دونوں کے بال لینے اور اکھاڑنے کو کہتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ الشیخ صالح العثیمین: نمص (بال اکھاڑنا) بال کی ہر اس تفسیر کو شامل ہے جس کے ازالہ کا حکم اللہ تعالیٰ نے نہیں دیا بشرطیکہ وہ چہرے میں ہوں۔

○ امام ابن حجر عسقلانی: ان احادیث میں ایسے آدمی کے لیے دلیل ہے جو کہتا ہے کہ بالوں میں وگ لگانا، جسم گود کر نیل بھرنا اور چہرے کے بال نوچنا فاعل اور مفعول دونوں پر حرام ہیں۔ اس لیے کہ لفظ لَعَنَ کی دلالتِ حرمت (حرام ہونے) پر قوی ترین دلالتوں میں سے ہے۔

(فتح الباری ۱۰/ ۳۷۷، بحوالہ آپ کے مسائل مبشر احمد ربانی، ص ۵۴۷)

○ مولانا مبشر احمد ربانی: عورت کا چہرے اور ابرو کے بال اتارنا حرام ہے۔

○ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی: اس زمانے میں جس قسم کے بناؤ سنگھار عورتوں میں رائج تھے ان میں سے حسبِ ذیل چیزوں کو آپؐ نے قابلِ لعنت اور سببِ ہلاکت قرار دیا۔ اپنے بالوں میں دوسرے بال ملا کر ان کو زیادہ لمبا اور گھنا دکھانے کی کوشش کرنا، جسم کے مختلف حصوں کو گودنا اور مصنوعی تل بنانا، بال اکھاڑ اکھاڑ کر بھنویں خاص وضع کی بنانا اور روئیں نوچ نوچ کر منہ صاف کرنا، دانتوں کو گھس گھس کر باریک بنانا یا دانتوں کے درمیان مصنوعی خلا پیدا کرنا، زعفران یا ورس وغیرہ کے مصنوعی اُبٹنے مل کر چہرے پر مصنوعی رنگ پیدا کرنا۔

(تفسیر سورہ نور، تفہیم القرآن جلد سوم، ص ۳۹۶)

○ مولانا سیف اللہ خالد رحمانی فاضل دیوبند نے بھی بھنویں باریک کرنے کو امرِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ممنوع بیان کرتے ہوئے ترجمہ میں ''چہرے کے بال نوچنے والی اور اس کام میں مدد لینے والی عورت'' ہی کیا ہے۔ (جدید فقہی مسائل، ص: ۱۷۸)

○ مولانا وحید الزماں حیدر آبادی نے صحیح مسلم کے ترجمہ میں مولانا محمد داؤد راز اور عبد الرشید تونسوی نے اللؤلؤ والمرجان جلد دوم، ص ۲۲۱ میں محمد اقبال کیلانی نے اپنی کتاب ''نکاح کے مسائل'' ص ۱۱۵ میں بھی ''چہرے کے بال اکھاڑنے والیاں'' ہی کا ترجمہ اختیار کیا ہے۔

عورت کے داڑھی یا مونچھ کے بال اُگ آنا:

اگر عورت کے منہ پر لمبے اور بھدے بال اُگ آئیں یا داڑھی اور مونچھوں کی جگہ پر نمایاں اور بڑے بال ہوں تو انہیں اکھیڑنے یا مونڈنے کا جواز ہے۔

○ امام طبریؒ فرماتے ہیں کہ عورت زیب و زینت اور حسن کی خاطر اپنی خلقت میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کر سکتی۔ ہاں البتہ دانت زائد یا لمبا ہے یا زائد انگلی دکھ کا سبب ہے تو ان کا ازالہ جائز ہے۔

○ امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ خاص (بال اکھاڑنا) سے یہ مستثنیٰ ہے کہ عورت کو داڑھی مونچھ یا بچہ داڑھی اُگے تو اس کا ازالہ حرام نہیں بلکہ مستحب ہے۔

○ حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ یہ فعل (یعنی بچہ داڑھی یا مونچھ اکھیڑنا) خاوند کی اجازت اور اس کے علم سے ہونا چاہیے بصورت دیگر دھوکہ دہی کی بنا پر ممنوع ہے۔

(فتح الباری ۱۰/ ۳۷۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ اگر کوئی بال زائد ہو جس سے صورت وخلقت میں خرابی اور بدنمائی معلوم ہوتی ہو جیسے مونچھ اور داڑھی تو اس کو لینے اور زائل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اس لیے کہ وہ خلقت کو بدنما کرتا اور ضرر پہنچاتا ہے۔ (فتاویٰ برائے خواتین اسلام، ص ۶۵۲)

خبردار:

بعض عورتوں کے مونچھوں کی جگہ پر ہلکے ہلکے سرمئی رنگ کے بال ہوتے ہیں اور بعض کے اتنے معمولی کہ غور سے دیکھے بغیر نظر ہی نہیں آتے اور بعض کے گہرے کالے رنگ کے نظر آتے ہیں۔ ہلکے سرمئی رنگ کے بال معمولی بال ہیں لیکن فیشن کا سہارا لینے والی عورتیں انہیں مردوں سے مشابہ قرار دے کر نوچ ڈالتی ہیں۔ دراصل مردوں کی مونچھ سے مشابہ وہی بال ہیں جو آٹھ دس فٹ دور کھڑے شخص کو بھی گہرے کالے نظر آئیں۔ عورت کے لیے ان کا ازالہ کرنا درست ہے۔

کسی موکے یا تل میں بال اگ آئیں یا چہرے کی کسی اور جگہ پر لمبے بال (روئیں نہیں) مردوں کی داڑھی مونچھ کے مشابہ ہوں تو انہیں نوچنا، مونڈنا یا جڑ سے کاٹنا جائز ہے بلکہ اس کا ازالہ کر دینا چاہیے تاکہ مردانہ مشابہت سے بچ سکیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جسم کے بال صاف کرنا

جسم پر بال انسان کی اس قدرتی شکل وصورت کا ایک حصہ ہیں جسے رب کریم نے احسن تقویم فرمایا ہے۔ ان بالوں کو اللہ تعالیٰ نے ایک خاص حد کے اندر رکھا ہے۔ اگر یہ اس حد سے بڑھ جاتے تو انسان جانور کے مشابہ ہو جاتا۔

انسانی جسم پر یہ ننھے ننھے روئیں اس کے انسانی مخلوق ہونے کے شاہد ہیں۔ یہ نہ ہوتے تو انسان کی مشابہت حوروں سے ہو جاتی جو صرف جنتی زندگی کا خاصہ ہے۔

اس جہان خاکی کے طبعی خواص کا مقابلہ انسان بالوں سمیت ہی کر سکتا ہے، حوروں جیسی بے بال مخلوق نہیں کر سکتی۔ جس طرح زمین کو کٹاؤ سے بچانے کے لیے درختوں کا ہونا ضروری ہے، اسی طرح انسانی جلد کے مسامات کی حفاظت کے لیے یہ بال ناگزیر ہیں۔ میل کچیل اور گرد وغبار کو یہ بال خود دیوار بن کر روک لیتے ہیں۔ نیز سخت گرمی اور سخت سردی کے اثرات کو بھی کافی حد تک کم کرنے کا باعث ہیں۔ گویا یہ ہماری جلد کے قدرتی پہرے دار ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی تخلیق میں تبدیلی:

بعض علماء نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ جسم کے بال صاف کرنا تـغـیّیر لِخَلْقِ الـلّٰـہ (اللہ کی بنائی ہوئی شکل وصورت میں تبدیلی) ہے۔جس کے بارے میں شیطان نے ربِ کریم سے کہا تھا کہ میں انسانوں کو ایسا کرنے کا حکم دوں گا۔

(فتاوی برائے خواتین اسلام،ص ۶۵۴)

دورِ حاضر کے بعض علماء کا کہنا ہے کہ جس حدیث میں بال اکھیڑنے والیوں اور بال اکھاڑنے والیوں پر لعنت کی گئی ہے۔اس لفظ کے معانی میں صرف ابرو کے بال شامل ہیں، چہرے اور جسم کے بال اس میں شامل نہیں ہیں۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ اس کا مطلب جسم کے روئیں بھی علماء نے ہی بیان کیا ہے۔جلیل القدر صحابی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نمص کا مطلب یہی لیا ہے۔عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی فقہ پر کام کرنے والے محقق اور فقہ اسلامی کے ماہر محمد رواس قلعجی "فقہِ عبداللہ بن مسعود" میں لکھتے ہیں:

تنمص: بال اکھاڑنا۔

تعریف: چہرہ یا جسم کے چھوٹے چھوٹے بالوں کو اکھاڑنا تنمص کہلاتا ہے۔

اس کا حکم: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بڑی سختی سے جسم سے چھوٹے چھوٹے بالوں کو اکھاڑنے سے روکتے تھے، چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔مرد کو اس لیے روکتے تھے کہ اس میں تخنث (ہیجڑاپن) پایا جاتا ہے اور عورت کو اس لیے روکتے تھے کہ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فعل سے بکر زیب وزینت مطلوب ہوتی ہے جو فطری حد سے متجاوز ہوتی ہے۔ نیز اس سے اللہ کی بنائی ہوئی شکل کی طبعی صورت بگڑ جاتی ہے۔ اس لیے کہ اللہ نے انسانوں کو پیدا فرمایا اور ان کے جسموں پر جلد کی چادر کی تہہ چڑھا دی جسے چھوٹے چھوٹے نرم نرم بال ڈھانپے ہوئے ہیں۔ اس کا فائدہ اللہ کے علم میں ہے یا اہلِ علم اطبا اس سے واقف ہیں۔ زیب وزینت میں اتنی انتہا پسندی اور غلو کہ جلد کو ڈھانپنے والے بال بھی اکھیڑ ڈالے جائیں، درحقیقت اللہ کی خلقت کی طبعی صورت بگاڑنے کے مترادف ہے۔ (اس کی بعد وہ حدیث نقل کی ہے جس میں ایک عورت نے عبد اللہ بن مسعود سے کہا تھا کہ میں نے پورا قرآن پڑھا لیکن کہیں یہ نہیں ملا کہ اللہ نے زینت کے لیے فلاں فلاں کام کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے)

(فقہِ عبداللہ بن مسعود، ص: ۱۷۵، اردو ترجمہ مطبوعہ معارف اسلامی لاہور)

مولانا ثناء اللہ مدنی پنڈلیوں اور بازو وغیرہ کے بال صاف کرنے کے متعلق کہتے ہیں: اس طرح کا عمل کرنا خلاف شریعت ہے بلکہ صحیح احادیث میں اس کی مرتکب عورتوں پر لعنت کی گئی ہے۔ یہ حکم عام ہے چہرے (یا ابرو) کے ساتھ مخصوص نہیں، چہرے کا ذکر غالبی ہے بطور قید نہیں لہٰذا پنڈلیاں اور بازو سب اس میں شامل ہیں۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو آداب الزفاف، از علامہ البانی ''زینۃ المراۃ والتجمیل''

(مطبوعہ ''الاعتصام'' جلد ۵۲، ۲۷ شعبان ۱۴۲۱ھ)

الشیخ عبداللہ بن عبدالرحمٰن الجبرین فرماتے ہیں: عورت کا بیوٹی پارلر میں جانا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاکہ جسم کے بال صاف کرائے اور اس سلسلے میں یہاں تک نوبت آ چکی ہے کہ عورتیں بال صاف کرانے کے لیے جسم کے وہ حصے تک ننگے کر دیتی ہیں، جنھیں شوہر کے سوا کسی کو دیکھنا جائز نہیں (حرام ہے)۔

(خواتین سے سرزد ہونے والی پچاس دینی خلاف ورزیاں، مطبوعہ ماہنامہ ''محدث'' نومبر ۲۰۰۰ء)

الشیخ محمد بن صالح العثیمین فرماتے ہیں: اگر بہت زیادہ بال ہوں تو ان کے ازالہ میں کوئی حرج نہیں کیونکہ وہ بدنمائی کا ذریعہ ہیں۔ اگر معمولی ہوں تو بعض اہلِ علم نے فرمایا ہے کہ انہیں زائل نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ان کا ازالہ اللہ کی تخلیق کو بدلنے سے تعلق رکھتا ہے اور بعض اہل علم نے جواز کا فتویٰ دیا ہے۔ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: ''جس چیز سے اللہ نے سکوت فرمایا ہے وہ قابلِ معافی ہے۔'' یعنی نہ وہ تم پر لازم ہے نہ حرام۔ علماء نے فرمایا ہے کہ بال تین طرح کے ہیں۔

(۱) جن بالوں کو شریعت نے حرام کیا ہے وہ نہ لیے جائیں، مرد کی داڑھی اور مرد و زن کے ابرو کے بال۔

(۲) جن کا ازالہ مطلوب ہے ان کو زائل کیا جائے، موئے بغل، زیر ناف اور مرد کے لیے مونچھ۔

(۳) جن سے شریعت نے سکوت کیا ہے وہ قابلِ معافی ہیں ان کا معاملہ انسان کے ارادہ و اختیار پر موقوف ہے، چاہے تو باقی رکھے، چاہے تو زائل کرے۔

(فتاویٰ برائے خواتینِ اسلام، ص ۶۵۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاکستان میں اس وقت بعض معلمات غیر ضروری بال کہہ کرانہیں صاف کرنے کا جواز ثابت کرنے کے لیے پیش پیش ہیں۔ مگر جسم کے بال صاف کرنے میں بہت سی قباحتیں ہیں جن کا ذکر اگلی سطور میں آ رہا ہے۔

کیا یہ غیر ضروری بال ہیں:

اللہ تعالیٰ نے دنیا کی کوئی چیز بھی بے مقصد اور غیر ضروری پیدا نہیں کی۔ اس نے اپنی کائنات کی سب سے زیادہ باعزت، خوب صورت، باوقار تخلیق انسان کے جسم میں جو کچھ بنایا وہ سب اس کے جسم کی ضرورت ہے۔

غیر ضروری تو زیر ناف اور بغل کے بال بھی نہیں ہیں، انہی سے کسی انسان کی بلوغت کا پتا چلتا ہے۔ نیز انسان کے توالد وتناسل سے ان کے بالوں کا بہت گہرا تعلق ہے۔ بات صرف اتنی ہے کہ حکمتِ الٰہیہ یہی ہے کہ ان بالوں کا ازالہ کر دیا جائے۔ جب کہ جسم کے بالوں سے متعلق ہمیں ایسا کوئی حکم نہیں دیا گیا لہٰذا جسم کے بالوں کو غیر ضروری کہنا ہی غلط ہے۔ یہ بال بہت ضروری ہیں۔

قرآن حکیم میں ارشاد ہے:

﴿اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ﴾ (الزمر:۲۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اللہ نے بہترین کلام اتارا، ایک ایسی کتاب ہے جس کے تمام اجزا ہم رنگ ہیں اور جس میں بار بار مضامین دہرائے گئے ہیں۔ اسے سن کر لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرنے والے ہیں اور پھر ان کے جسم اور ان کے دل نرم ہو کر اللہ کے ذکر کی طرف راغب ہو جاتے ہیں یہ اللہ کی ہدایت ہے جس سے وہ راہِ راست پر لے آتا ہے جسے چاہتا ہے اور جسے اللہ ہی ہدایت نہ دے، اس کے لیے پھر کوئی ہادی نہیں۔"

دلوں اور جسموں پر کلامِ الٰہی کی قوتِ تاثیر کا سب سے اہم پہلو جسم کے رونگٹے کھڑے ہونا بتایا گیا۔ سبحان اللہ! جسم کے وہ بال جنھیں ربِ کریم نے قلبِ مومن کے خشوع و خضوع کی کیفیت کے ترجمان قرار دیا ہے ان کے متعلق ایک متقیہ اور مومنہ عورت یہ کیسے سوچ سکتی ہے کہ وہ غیر ضروری بال ہیں۔ ایک مسلمان کے ایمان وتقویٰ اور خشوع وخضوع کی تمام علامات تو اس قابل ہیں کہ ان سے محبت کی جائے ان کو مستقل شریکِ مجلس رکھا جائے، ان سے دوستی رکھی جائے، نہ یہ کہ انہیں نفرت سے غیر ضروری کہہ کر پیچھا چھڑایا جائے۔

فاحشہ عورتوں کی نقالی:

دورِ حاضر میں جسم کے بالوں کو غیر ضروری کہہ کر صاف کرنے اور کروانے کا کام ماڈل گرل، فلمی عورتیں اور ان کی تقلید کرنے والی لڑکیاں اور عورتیں کر رہی ہیں نیز جسم کے بال صاف کرنے کا فیشن یورپ ہی سے وارد ہوا ہے۔ مسلم خواتین میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ رواج دورِ اول سے لے کر کسی بھی زمانے میں نہیں رہا۔

امہات المومنین، صحابیات اور تابعیات جو ہمارے دین کے خیر القرون (بہترین دور) کی نمائندہ منتخب اور نمونہ ہیں انہوں نے کبھی اپنے جسم کے بال صاف کیے نہ کروائے۔ ام یعقوب نامی ایک خاتون نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ بھنویں بنانے، دانت کشادہ کرنے، بال میں جوڑ لگانے اور لگوانے، جسم گودنے اور گدوانے سے منع کرتے ہیں، آپ کی بیوی تو یہ سب کام کرتی ہے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا! جاؤ جا کر دیکھ لو۔ ام یعقوب نے آپ کی بیوی کو ان کے گھر جا کر غور سے دیکھا اور پھر آ کر آپ سے کہا! وہ تو ان میں سے کوئی کام نہیں کرتی۔

معلوم ہوا کہ اس وقت کی خواتین کے لیے نمونہ صحابیات تھیں اور وہ اپنے مسائل کی تحقیق کے لیے صحابیات کے طرزِ عمل کو معیار ٹھہراتی تھیں۔ اور آج ایک سچی مسلمان خاتون کے ایمانی جذبے اور تقویٰ کا تقاضا بھی یہی ہے کہ وہ صحابیات کو اپنے لیے نمونہ بنائے نہ کہ فاحشہ ماڈل گرل وغیرہ کو۔

ایسا کرلیں تو کیا ہرج ہے؟

کہا جاتا ہے کہ خوب صورتی کے لیے عورت اگر ایسا کر لے تو کیا ہرج ہے؟

خوب صورتی کا اصل مرکز چہرہ ہوتا ہے اور چہرے کی خوب صورتی اور صنفی کشش کا مرکزی حصہ آنکھیں۔ دنیا کی ہر زبان کے شعر و ادب، غزل و تشبیب،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھ کر دیکھ لیجیے، نسوانی حسن پر جان چھڑکنے والوں کے خیالات معلوم کیجیے۔ باقی اعضاء کے مقابلے میں دل کے ساتھ ساتھ آنکھ کا ذکر سب سے زیادہ ملے گا کیونکہ مرد عورت کے چہرے سے سرور حاصل کرتا ہے گو عورت کے پورے جسم میں اس کے لیے کشش رکھ دی گئی ہے۔ جب چہرے کے مرکزی حصے آنکھ کی تراش خراش ممنوع قرار دے دی گئی تو پھر جسم کے دیگر اعضاء جو عموماً مخفی رہتے ہیں ان کے بال صاف کر کے زینت حاصل کرنا چہ معنی؟

جسم کو اذیت دینے کا باعث:

جسم کے بال صاف کرانے کے لے خاصی تکلیف سے گزرنا پڑتا ہے اور یہ تکلیف تقریباً ہر پندرہ دن بعد اٹھانا پڑتی ہے۔ کیونکہ بال دوبارہ نمودار ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے:

﴿وَ لَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ (البقرہ:١٩٥)

"اور اپنے کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو"۔

بیوٹی پارلر پر جانا حرام امور میں شرکت ہے:

جو خواتین بال صاف کرانے کے لیے بیوٹی پارلر کا رخ کرتی ہیں وہ ایک ایسے مرکز پر جاتی ہیں جہاں ایک نہیں بیسیوں حرام کام ہوتے اور ان حرام کاموں پر قیمت بھی وصول کی جاتی ہے۔ بیوٹی پارلر پر جانا امرِ حرام میں شرکت اور تعاون ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع کیا ہے، حکم ہے:

﴿وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ (المائدہ:۲)

''گناہ اور زیادتی میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو''۔

بے حیائی:

جسم کے بال صاف کرانا بے حیائی اور بے پردگی کا سبب ہے کیونکہ بال اتروانے کے لیے ہر بار کسی عورت کے سامنے جسم ننگا کرنا پڑتا ہے حالانکہ شریعت نے صرف مجبوری کے تحت صرف اتنا قابلِ ستر حصہ ننگا کرنے کی اجازت دی ہے جس کا علاج کرانا مقصود ہو۔ جسم کے بال اتروانا ایک لایعنی شوق ہے۔ بعض عورتیں کہتی ہیں کہ عورت کا ستر عورت کے سامنے صرف ناف سے گھٹنے تک ہے، بازو اور ٹانگیں شامل نہیں ہیں۔

حیا ایک ایسا وصف ہے جو کسی شخص میں جتنا زیادہ ہو اتنا ہی وہ قابلِ تحسین ہے۔ عورت کا عام حالت میں عورت کے سامنے پورا جسم ستر ہے۔ ہاتھ، پیر، چہرہ، سر کے بال ستر میں شامل نہیں۔ البتہ ضرورت کے وقت جسم کے دوسرے حصے عورتوں کے سامنے ننگا کر لینے کی اجازت ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: عورت کا لباس)

مومن عورت کے لیے حجاب سے جن لوگوں کو مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے، اس میں صرف وہ عورتیں شامل ہیں جو اہلِ ایمان میں سے ہوں۔ دورِ حاضر کی بیوٹی پارلر چلانے والی عورتیں اہلِ ایمان کی عورتوں میں شامل نہیں ہیں، لہٰذا ان کے سامنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پردہ کیا جائے گا۔ اپنا جسم ننگا نہیں کیا جائے گا۔ (دیکھیے سورہ نور)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی عورت کسی عورت سے ایسا خلا ملا نہ کرے کہ اس کی خوبصورتی وہ عورت اپنے شوہر سے اس طرح بیان کردے کہ گویا وہ اسے دیکھ رہا ہے۔ (بخاری، کتاب النکاح: ۵۲۴۰۔ ترمذی، باب ماجاء فی مباشرۃ المراۃ المراۃ)

دورِ حاضر میں بال اتارنے کا کام جس عورت سے بھی کروایا جائے گا اس کے متعلق یہ ضمانت کون دے سکتا ہے کہ وہ بال اتروانے والی عورت کے جسمانی محاسن سے واقف نہیں ہوگی اور کسی دوسرے مرد یا عورت کے سامنے بیان کرنے سے اجتناب کرے گی۔ جسم سے بال صاف کرنے کا فیشن اب یہاں تک بڑھ چکا ہے کہ عورتیں گھر گھر میں خدمات انجام دینے کے لیے پہنچ جاتی ہیں۔ گھریلو ملازمہ قسم کی عورتوں سے بھی یہ کام کروایا جا رہا ہے، نیز اس میں ستر اور بے ستری کی اکثر بھی حدود توڑی جا رہی ہیں۔ جب تک جسم کے بال اتارنے کے رواج اور جواز (کہنے والوں) کا دروازہ بند تھا الحمدللہ کافی حد تک مسلمان خواتین میں حیا باقی تھی لیکن اب مسلمان عورتیں، اس دوڑ میں مغربی عورتوں کا مقابلہ کرتی نظر آتی ہیں۔

کیا شوہر کے لیے ایسا کر سکتے ہیں؟

دورِ حاضر میں عورتوں کی اکثریت کے پاس جسم کے بال صاف کرنے کا ایک ہی جواز ہے کہ ان کا شوہر ایسا چاہتا ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ اس کو یہ سوچ کہاں سے ملی؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بے پردہ، بے حیا، آبرو باختہ فلم ایکٹرس یا ماڈل گرل سے جو دوسرے مردوں کو اپنی طرف مائل کرنے کے لیے بازو، ٹانگیں، گردن، گلا، اور سر ننگے کر کے اپنے جسم کی ملائمت، نرمی اور خوب صورتی کو بڑھاتی اور اس کی سکّوں کی صورت قیمت وصول کرتی ہے...... یا یہ اس صنعت کار، تاجر، دکان دار، کریم و عطریات اور لوشن بیچنے والے سے سوچ لی گئی ہے جو نت نئی مصنوعات سامنے لاتا اور ساتھ نمونے کی لڑکیاں (ماڈل گرل) بھی دکھاتا ہے۔ جو مرد اللہ کی طرف متوجہ رہتا ہے، جس کا دل مومن اور آنکھ اللہ سے ڈرنے والی ہے، جس کو اللہ کے احکامات پر چلنے کا پاس ہے، جسے آخرت کے گھر کو خریدنے، بنانے اور سنوارنے کی فکر رہتی ہے اس کو یہ فرصت ہی کہاں کہ وہ یہ دیکھتا پھرے کہ اس کی بیوی کے کن حصوں پر کیسے اور کتنے لمبے بال ہیں؟ کیا صحابہ میں سے کسی کا بھی اس بارے میں کوئی اشارہ یا جملہ ملتا ہے کہ ان کی بیویاں ہر وقت ان کے لیے بنتی سنورتی اور بناؤ سنگھار کی مختلف ترکیبیں ہی سوچتی اور بیوٹی پارلروں پر جا جا کر وقت اور پیسہ ضائع کرتی رہیں۔ ان کی بیویاں اپنے آپ کو اپنے شوہر کے لیے صاف ستھرا، دل کش اور زیب وزینت سے آراستہ ضرور کرتی تھیں لیکن صرف اس قدر کہ ان کی صورت کسی قدر بھلی لگے نہ یہ کہ جسم کا رنگ، بال اور ساخت ہی بدل دی جائے۔

چلیے! بیوی نے شوہر کو خوش کرنے کے لیے یہ سب کیا، لیکن کیا مرد بے قصور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے؟

جی نہیں! اللہ نے اس کو آنکھیں اس لیے نہیں دیں کہ وہ غیرِ عورت کی پنڈلیاں اور بازو گھور گھور کر دیکھے۔ اچانک نظر تو پڑ ہی جاتی ہے، اور اچانک نظر کو فوراً ہٹا لینے اور جان بوجھ کر نہ دیکھنے کا حکم کیا گیا ہے لیکن شوہر نے اتنی گہری نظر سے غیر عورت کو دیکھا کہ وہ جان گیا کہ اس کو گوری گوری ملائم بانہوں کے حسن کا کمال کوئی بال صفا پاوڈر...... یا رنگ گورا کرنے والی کریم ہے؟

کیا یہ سلسلہ یہیں رک جائے گا۔ آج اس نے بیوی سے جسم کے بال اتارنے کے لیے کہا ہے، کل وہ ان ماڈل گرل کی طرح نقاب اتار کر جسم کو برہنہ کر دینے کا بھی کہہ سکتا ہے۔ کیونکہ اس شوہر کے لیے نمونہ بے حیا، برہنہ جسم ماڈل گرل، فلمی عورت یا اسی قبیل کی عورتیں ہیں...... صحابیات وتابعیات اس کے لیے نمونہ نہیں۔ اگر اس کے لیے نمونہ امہات المومنین رضی اللہ عنہن اور صحابیات ہوتیں تو وہ بیوی کو بار بار یہ ترغیب دیتا کہ ان جیسا ایمانی جذبہ، ان جیسا حسنِ عمل، ان کی طرح کا جمالِ حیا، ان جیسا حسنِ سیرت اور ان جیسا حسنِ صورت اختیار کرو۔ سر سے پیر تک اپنی زینت چھپا لو اور اتنی ہی بیرونی زینت سے مدد لو جتنی صحابیات اپنے شوہروں کے لیے کرتی رہی ہیں۔

کیا بیوی کے بال صاف کرنے کے بعد شوہر نے فلمی عورتوں، ماڈل گرل یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سڑکوں پر چلنے والی برہنہ عورتوں کو دیکھنے سے اپنی نظر بچالی ہے؟ اب وہ واقعی اپنی بیوی کا پہلے سے کہیں زیادہ فریفتہ ہوگیا ہے۔ اس نے رومانوی افسانے، اشعار اور بے حیائی پر ابھارنے والے تصویری مناظر یا ایسی جگہوں پر جانا بند کردیا ہے۔

اگر مرد اشتہاری لڑکیوں اور جملوں سے متاثر ہوتے ہیں تو یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ آج کا مردلائی لگ ہے، ہر غلط صحیح سے متاثر ہو جانے والا، جو تشہیر اس کے سامنے آئے گی وہ اس سے متاثر ہو جائے گا۔ اتنے کچے ایمان اور بری عادات کہ ایک بے ہودہ سی لڑکی کی شکل یا تصویر دیکھ کر وہ اپنی سوچ بدل لیتا ہے۔ ایسا مرد میدانِ جنگ میں بندوق کیا چلائے گا، مجاہدانہ جوہر کیسے دکھائے گا؟ دشمن یہی چاہتا ہے کہ اسے حسن پرستی کے شکنجے میں کس دیا جائے۔ اسے عورت، رقص اور موسیقی کا رسیا بنا دیا جائے تاکہ یہ بزدل ہو جائے اور باطل کو اس سے کوئی خطرہ نہیں رہے۔

بعض خواتین یہ حوالہ دیتی ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی عورت نے کہا، کیا میں اپنے شوہر کے لیے جسم کے بال اتار سکتی ہوں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ جسم کا میل ہے اسے دور کرو۔ امامِ ابنِ حجر نے فتح الباری میں یہ قول نقل کیا ہے لیکن یہ ضعیف ہے۔ لہٰذا اس سے استدلال کرنا درست نہیں جب کہ جسم سے بال نہ اتارنے کے سلسلے میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی صحیح حدیث کی روشنی میں رائے موجود ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیرِ ناف اور بغل کے بالوں کا ازالہ

زیرِ ناف اور بغل کے بالوں کا ازالہ کرنا مرد اور عورت دونوں پر شریعت نے لازم قرار دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ الْخِتَانِ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَ قَلْمُ الظُّفْرِ وَ نَتِفُ الْاِبِطِ وَ حَلْقُ الْعَانَةُ.

"پانچ چیزیں فطرت سے تعلق رکھتی ہیں (۱) ختنہ کرنا (۲) مونچھ کو چھوٹا کرنا (۳) ناخن تراشنا (۴) بغل کے بال اکھاڑنا (۵) زیرِ ناف بال مونڈھنا۔

(مسلم، کتاب الطہارہ)

کتنے دن بعد ازالہ کیا جائے:

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے لیے مونچھ کو چھوٹا کرنے، ناخن تراشنے، بغل کے بال اکھاڑنے اور زیرِ ناف بال مونڈھنے کی مدت مقرر کی گئی ہے کہ ہم ان چیزوں کو چالیس راتوں سے زیادہ نہ چھوڑیں۔

(مسلم، کتاب الطہارۃ، باب خصال الفطرہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علماء کہتے ہیں کہ جس شخص نے ان امور میں چالیس دن سے زیادہ تاخیر کی ان کا یہ فعل خلافِ سنت شمار ہوگا۔ ڈاکٹر صالح الفوزان کہتے ہیں: بہتر یہ ہے کہ ہر ہفتہ یہ عمل سرانجام دیا جائے ورنہ چالیس روز سے زیادہ تاخیر نہ کی جائے۔

(ہفت روزہ الاعتصام، ۲۹ محرم ۱۴۱۳ھ)

یاد رہے کہ چالیس دن زیادہ سے زیادہ مدت ہے، اس سے کم دن کا وقفہ کرنا انسان کی اپنی ضرورت یا مرضی پر منحصر ہے۔ جمعہ مسلمانوں کے لیے غسل کرنے اور صاف ستھرا لباس پہننے کا دن ہے۔ سب سے بہتر یہ ہے کہ جمعہ کو بال سنوارے جائیں۔ زیرِ ناف اور بغل کے بال صاف کیے جائیں۔ ناخن تراشے جائیں۔ نبی اکرم ﷺ کے دورِ مبارک سے لے کر آج تک امت کے علماء، صلحا اور عام افراد کا بھی یہی معمول رہا ہے۔

اسلام مسلمان کو نظم وضبط اور طہارت کا پابند بناتا ہے، لہٰذا سستی کرتے ہوئے اس بات کا سہارا نہیں لینا چاہیے کہ چالیس دن تک گنجائش ہے۔ اسلام کے برعکس دیگر اقوام گندی رہتی ہیں۔ عیسائیوں کے ہاں غسل نہ کرنا پارسائی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ ہندو گنگا کے پانی ہی سے اشنان کرنے کو نیکی سمجھتے ہیں اور داڑھی، مونچھ، ابرو، سر کے بال سبھی کا صفایا کر دیتے ہیں۔ سکھ بال کے کسی بھی حصے سے بال مونڈنے یا کاٹنے کو حرام سمجھتے ہیں۔ یہ دینِ فطرت ہی کا امتیاز ہے کہ اس نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جسمانی صفائی اور جسم کے ہر جگہ کے بالوں کے متعلق وہ ہدایات دیں جو عین فطرت ہیں اور انسانی شخصیت کو طہارت کے ساتھ وقار اور حسن بھی عطا کرتی ہیں۔

مونڈھنا، کاٹنا یا اکھیڑنا:

امام شوکانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: صفائی کا جو طریقہ اختیار کیا جائے درست ہے۔ مونڈنا ہو، کاٹنا ہو، اکھیڑنا یا کوئی پاوڈر اور لوشن استعمال کرنا۔ امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مونڈنا افضل ہے کیونکہ حدیث میں لفظ ''حلْق'' مونڈنا استعمال ہوا ہے۔

(فتویٰ مولانا ثناء اللہ مدنی، ہفت روزہ ''الاعتصام'' ۲۹ محرم ۱۴۱۴ھ)

کیا عورت استرا (ریزر) استعمال کر سکتی ہے؟

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ (ایک طویل حدیث میں) بیان کرتے ہیں کہ ہم جہاد سے لوٹے تو جب مدینہ پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَمْهِلُوْا حَتّٰی تَدْخُلُوْا لَیْلًا اَیْ عِشَاءً لِکَیْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَلِتَسْتَحِدَّ الْمُغِیْبَةُ. (صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب تستحد المغیبة و تمتشط)

''ذرا دم لو! اب رات کو عشا کے وقت گھر پہنچو، ایسا کرنے سے جس عورت کے بال بکھرے ہوں وہ کنگھی کر لے گی اور جس کا خاوند غائب تھا وہ استرہ لے لے گی۔'' (یعنی زیر ناف اور زیر بغل بال صاف کر لے گی۔)

اس سے پتا چلتا ہے کہ عورت بال صاف کرنے کے لیے کوئی بھی طریقہ اختیار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر سکتی ہے۔

احرام اور روزے کی حالت میں:

روزے کی حالت میں بالوں کا ازالہ کر سکتے ہیں۔ احرام کی حالت میں جسم کے کسی بھی حصے کے بالوں کا ازالہ کرنا ممنوع ہے۔

غسل اور بالوں کا ازالہ:

غسل کرنے سے پہلے بالوں کا ازالہ عموماً کیا جاتا ہے لیکن بعد میں غسل کرنا نہ فرض ہے نہ مستحب۔

بال، یا ناخن تراش کر پھینک دیں یا کوئی احترام ہے؟

مولانا ثناء اللہ مدنی نے اس استفسار پر جواب دیا ''دفن کر دینا چاہیے''۔

(تفصیل کے لیے دیکھیے ''تحفۃ الودود فی احکام المولود، از ابن قیم)

(ہفت روزہ الاعتصام، ۱۳ محرم ۱۴۲۴ھ)

یہ احترام کے پیشِ نظر ہے اگر دفن نہ کریں تو اس سے گناہ بہر حال نہیں ہوگا۔

(واللہ اعلم بالصواب)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتابیات

- تفسیر تیسیر القرآن، مولانا عبدالرحمٰن کیلانی
- تفسیر تفہیم القرآن، مولانا ابوالاعلیٰ مودودیؒ
- صحیح بخاری
- صحیح مسلم مع شرح نووی..... مترجم عابدالرحمٰن صدیقی کاندھلوی
- صحیح مسلم..... مترجم مولانا وحیدالزماں حیدرآبادی
- سنن ابوداؤد..... تشریح صلاح الدین یوسف
- سنن ابن ماجہ..... تشریح صلاح الدین یوسف
- المشکوٰۃ المصابیح
- اللؤلؤ والمرجان..... مترجم وشارح، مولانا داؤد راز، عبدالرشید تونسوی
- فقہ عبداللہ بن مسعود، محمد رواس قلعجی..... مطبوعہ معارفِ اسلامی، منصورہ لاہور
- فقہ السنہ محمد عطیہ خمیس مطبوعہ معارفِ اسلامی لاہور
- بہشتی زیور..... مولانا اشرف علی تھانویؒ
- تحفہِ خواتین، مولانا عاشق الٰہی بلندشہری
- فتاویٰ صراطِ مستقیم، مولانا محمود احمد میرپوری
- اسلامی صورت، مولانا عبدالسلام بستوی
- احکام ومسائل، فتاویٰ مولانا عبدالمنان نورپوری
- حج اور عمرہ کے مسائل، ابوحمزہ محمد اقبال کیلانی
- نکاح کے مسائل، ابوحمزہ محمد اقبال کیلانی
- آپ کے مسائل جلد دوم، مولانا مبشر احمد ربانی
- معاشرے کی مہلک بیماریاں اور ان کا علاج، ابن حجر
- تفہیمِ دین، مولانا مبشر احمد ربانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- المرۃ المسلمہ اردو ترجمہ خاتونِ اسلام، ابوبکر الجزائری
- تفہیم المسائل، مولانا گوہر رحمٰن
- فتاویٰ برائے خواتینِ اسلام، مطبوعہ دار الکتاب والسنہ لاہور
- جدید فقہی مسائل، مولانا سیف اللہ خالد رحمانی، فاضل دیو بند
- خواتین سے سرزد ہونے پچاس دینی خلاف ورزیاں
- زیبائش نسواں از محمد بن عبدالعزیز المسند..... ترجمہ سلیم اللہ زمان، مطبوعہ دار البلاغ
- خاتونِ خانہ کے ٹوٹکے
- ہفت روزہ ''الاعتصام''
- ماہنامہ ''ترجمان القرآن''
- ماہنامہ ''محدث''
- ماہنامہ صحیفہ اہل حدیث، کراچی

علمائے کرام جن کے فتاویٰ بالواسطہ یا بلاواسطہ لیے گئے

- محمد ادریس شافعی
- امام احمد بن حنبل

www.KitaboSunnat.com

- الشیخ احمد ابن حجر بوکا کی، مصنف تطہیر المجتمعات من ارجاس الموبقات. (اردو ترجمہ معاشرے کی مہلک بیماریاں اور ان کا علاج)
- مولانا اشرف علی تھانوی، مصنف بہشتی زیور و دیگر کتب کثیرہ
- مولانا ابوالاشبال بہاری، بوساطت ہفت روزہ ''الاعتصام''
- محمد اقبال کیلانی، مصنف سلسلہ تفہیم السنہ
- مولانا ثناء اللہ مدنی بوساطت ہفت روزہ ''الاعتصام''، ماہنامہ ''محدث''
- ابن حجر العسقلانیؒ، شارح صحیح بخاری، فتح الباری
- حافظ ابن حزم الظاہری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- علامہ ابن حجر ،مکی الزواجر عن اقتراف الکبائر
- مولانا خالد سیف اللہ رحمانی فاضل دیو بند ،جدید فقہی مسائل
- سعید بن جبیرؒ تابعی
- امام شوکانیؒ
- الشیخ صالح العثیمین مفتی سعودی عرب
- الشیخ صالح الفوزان مفتی سعودی عرب
- مولانا صلاح الدین یوسف
- امام طبریؒ
- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ
- ملا علی قاری حنفیؒ
- ابن عابدین شامی
- مولانا عبدالسلام بستویؒ ''اسلامی صورت''
- الشیخ عبداللہ بن جبرین مفتی سعودی عرب،عورتوں کی پچاس دینی خلاف ورزیاں
- الشیخ عبدالعزیز بن بازؒ مفتی سعودی عرب
- مولانا عاشق الٰہی بلند شہریؒ تحفہ خواتین
- محمد عطیہ خمیس مصنف فقہ السنہ
- مولانا عبدالمالک شیخ الحدیث علماء اکیڈمی منصورہ
- عبدالرشید تونسوی، مترجم اللولوء والمرجان
- مولانا عبدالمنان نور پوری، احکام ومسائل فتاویٰ
- قاضی عیاضؒ
- حافظ ابن قیمؒ الجوزی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- کوثر نیازی
- مولانا گوہر الرحمٰن، تفہیم المسائل (فتاویٰ)
- امام لیثؒ
- امام ابن مقدسی
- امام مالک بن انسؒ
- مولانا ابوالاعلیٰ مودودی
- علامہ محمد امین شنقیطیؒ، مفسر تفسیر ضوء البیان
- محمد رواس قلعجی مصری، فقہ صحابہ اور فقہ تابعین کے مرتب
- محمد بن ابراہیم مفتی سعودی عرب
- محمد مہدی استنبولی
- محمد بن عبدالعزیز المسند
- مولانا محمد منیر قمر سیالکوٹی
- مولانا مبشر احمد ربانی
- مولانا محمد داؤد راز
- مولانا محمود احمد میر پوریؒ
- امام نووی
- علامہ ناصر الدین البانی
- نور احمد شاہتاز کراچی
- امام ابو یوسف
- علامہ یوسف القرضاوی
- محمد یوسف طبی

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اصلاح معاشرہ سیٹ

1۔ غیر مسلموں کی مصنوعات اور ہم		65/-
2۔ صحافت اور اس کی اخلاقی اقدار	مریم خنساء	75/-
3۔ لفظ اللہ کا ترجمہ خدا کیوں؟	محمد مسعود عبدہ	18/-
4۔ بسم اللہ دعاء وشفاء		26/-
5۔ طاؤس ورباب		45/-
6۔ ٹی وی گھر میں کیوں؟		28/-
7۔ نام اور القاب قرآن وسنت کی روشنی میں		60/-
8۔ تصویر ایک فتنہ		18/-
9۔ والفجر		18/-
10۔ استخارہ کیوں اور کیسے		15/-
11۔ ایمان کی ادنیٰ شاخ		15/-
12۔ بدعت کیا ہے؟		30/-
13۔ حدود کی حکمت نفاذ، تقاضے، قتلِ غیرت		30/-
14۔ مشکوک اشیاء سے پرہیز		25/-
15۔ معمولی چیزوں کا لین دین		18/-
16۔ دعا، اذکار اور انگلیاں		18/-
17۔ تقسیم وراثت اور ہمارا معاشرہ		25/-
18۔ ماہ ذوالحجہ کے فضائل		12/-
19۔ چند آیات کی تفسیر اور عمل صحابہ	مریم خنساء	
20۔ اشیائے ضرورت کا اسلامی معیار		30/-
21۔ صلہ رحمی اور اس کے عملی پہلو مریم خنساء		40/-

مشربہ علم و حکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور